

پطرس اعظم



کی سوانح عمری

خاندان و پیدائش - حالت مملکت

"وہ ہیں ایک نوجوان لڑکی کیلئے جو تمہاری سرپرستی میں ہے ایک شوہر تلاش کرونگا" یہ زار الیکسز کی اپنی میزبان اور اپنے وزیر اعظم آرٹمن میٹ ویف سے رخصتی گفتگو تھی۔ عین جوانی میں شادی کے بیس سال بعد زار کی بیوی کا انتقال ہوگیا تھا۔ اسکی اولاد جو اُس وقت زندہ تھی بہت مصیبت میں مبتلا تھی۔ ایک لڑکا تو نابینا اور مخبوط الحواس تھا اور دوسرے کی صحت خراب تھی۔ تخت کا وارث کوئی نہ تھا اور اسلئے ہر شخص کو امید تھی کہ زار دوسری شادی ضرور کریگا۔ لیکن دلھن بہ انتخاب ذرا ٹیڑھی کھیر تھی +

زار اپنی بات کا پکا تھا۔ اسنے حسین شرمگین اور سیاہ چشم نٹالیا نارشکن کو اپنی ملکہ بنانے کے لئے پسند کیا تھا۔ یہ لڑکی اسکے مرحوم خزانچی سیرل نارشکن کی بھتیجی تھی۔ یہ شخص ایک شریف خاندان سے تھا اور ایک لڑائی میں کچھ مدت گذری کہ مارا گیا تھا۔ شوہر کا اشارہ زار الکسز میخلو وچ کا خود اپنی طرف تھا۔ یہ وہ موقع تھا کہ جب روس کی تمام قابل پسند نوخیز دوشیزہ لڑکیاں زار کے حضور

میں پیش کی گئی تھیں۔ اور اس نے خوبصورت سیاہ چشم نتالیا کو پسند کر لیا تھا۔ ۱۱ فروری [illegible] کا دن مقرر تھا۔ کہ جس روز ہر شہر اور گاؤں سے ملکہ بننے کے میدوار بی بیاں زار کی پسند کرنے کے واسطے جمع ہوئے تھیں۔ اور نتالیا نارشکن اس انتخاب میں انتخاب کا فخر حاصل ہوا اور وہ زار روس کے شہنشاہ بیگم بنائی گئی +

زار کے ایسے انتخاب نے تمام درباریوں میں ایک طرح کی ناراضگی پھیلا دی تھی۔ اور خیر خواہوں کو منتخب شدہ دلہن اور اس کے خاندان کی سلامتی کا اندیشہ پیدا ہو گیا تھا۔ زار کے منہ چڑھے امرا کو اس شادی کے تعلق سے اپنے منصبوں کی توبیخ کا اندیشہ ہو۔ اور لوگوں کو خوف ہو کہ مبادا پہلے سے واقعات کا پھر سامنا ہو۔ اور منتخب زارینہ کو ناگہانی موت یا جلا وطنی نصیب ہو۔ زار کی اس سے پہلی منگیتر کو جب اول ہی اول شاہی لباس پہنایا گیا تھا اور اس کے [illegible] اس کے بال بہت زور سے گوندھے تھے کہ اس پر کسی قدر بیہوشی طاری ہو گئی تھی۔ درباری سازش سے اسپر زار کے سامنے خوب حاشئے چڑھائے گئے تھے اور طبیبوں نے رشوت لیکر بدنصیب یوفیمیا سوالو شکی کو عنصر مرع [illegible] بتلانا شروع کیا۔ اسپر یہ بیچاری مع اپنے عزیز و اقارب کے سائبیریا میں جلاوطن کر دی گئی تھی +

شہزادی ہیریا ڈالوغورگی کا انجام اس سے بھی بڑھکر افسوس ناک ہوا تھا۔ زار میخائیل سے اس کی شادی ہونے والی تھی۔ شادی سے ایک روز پیشتر شام کو دفعتاً اس کا انتقال ہو گیا تھا۔ لہذا وزیر اعظم میٹ ویف کی خواستہ بیٹی کی نسبت جو خوف [illegible] کسی طرح بھی بلا وجہ نہ تھا۔ کیونکہ شادی کی مخالفت بہت زور سے [illegible] جس وقت زار کی انتخاب [illegible] ظاہر ہو گئی تھی۔ جس وقت زار کی انتخاب کیا [illegible] خفیہ طور پر اسے [illegible] [illegible] اس نے سحر کے [illegible] [illegible] منظور [illegible] دیا [illegible] کی [illegible] سے پہلو تہی کیا جاتا ہے۔

[illegible] روس کے شہنشاہ کو زار اور اس کی بیگم کو زارینہ کہتے ہیں +

اس پر شادی ملتوی کی گئی۔ اور نہایت سخت تحقیقات اور اذیت دہ سوالات کے بعد ملزم بے قصور ثابت ہوا۔ بہت جلد شاہی شادی طے ہو گئی۔ اور ۹ ماہ کے التوا کے بعد عام خوشی اور دھوم دھام کے ساتھ نٹالیا زارینہ روس تسلیم کی گئی۔ زار اپنی بیوی سے بہت خوش تھا اور دل و جان سے اس کا شیا تھا۔ اس کو اپنی بیوی کی ہرگز جدائی گوارا نہ تھی۔ اور باوجود زار کی بیٹیوں اور ان کے لواحقین کی ناراضگی کے دربار میں فوراً خوشیاں منائی گئیں۔ مگر زار کی خوشی اور خرمی اس وقت دوبالا ہوئی جب ۳۰ مئی ۱۶۷۲ء (۹ جون مطابق نیو سائیکل) کو ایک بیٹا پیٹر پیدا ہوا جو بعد میں پیٹر اعظم کہلایا +

۲۰ جون کا دن ولیعہد زار کے اصطباغ کے واسطے قرار پایا۔ اس کا نام اس کے باپ الکسز نے رکھا تھا۔ اور اسی واسطے سنٹ پیٹر اور پال کے عرس کے روز اس کو اصطباغ دیا گیا۔ ہم کو رسومات کی تفصیل اس طرح معلوم ہوئی ہے بچے کو ایک پہیے دار جھولے پر بٹھلا کر گرجا کو لیگئے۔ تمام راستہ پر متبرک پانی چھڑکا گیا۔ شاہی پادری نے رسم ادا کی۔ دوسرے روز ایک عالیشان ضیافت کی گئی۔ اور مہمانوں کو رخصت ہوتے وقت شیرینی دی گئی۔ پھر ایک اور رسم جو خاص روس میں مروج ہے ادا کی گئی۔ یہ رسم بچے کا قد ناپنے کی ہوا کرتی ہے۔ شیر خوار پیٹر ایک تختے پر لٹایا گیا اور اس پر اس کی لمبائی اور چوڑائی اتاری گئی۔ چنانچہ یہ اس کی پیدائشی پیمائش اب تک سنٹ پیٹرسبرگ کے گرجا میں محفوظ ہے +

پیٹر کو لوگوں نے لکھا ہے کہ یہ لڑکپن میں بہت مضبوط اور تندرست تھا۔ اس کا دل اور جثہ دونوں توانا اور چست تھے۔ جو بہت جلد تکمیل کو پہنچ گئے چھ مہینے کی عمر میں یہ ادھر ادھر کودتا پھرتا تھا۔ اور اپنے والدین کو بہت عزیز اور پیارا تھا۔ اسکے خدمتگاروں میں پست قامت آدمیوں کا ایک خاص گروہ ملازم تھا۔ اور ہر قسم کے بیدھ کھلونے اس کے کھیل کے واسطے تھے۔ لیکن چھوٹے چھوٹے ہتھیاروں سے یہ بہت خوش ہوا کرتا تھا۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اسکو اوائل عمر ہی میں سپاہگری کا شوق تھا۔ عیش و عشرت کی گود میں اسنے

پرورش پائی تھی۔ مگر جیسا کہ ہم کو آگے چلکر معلوم ہوگا۔ اس نے اس عیش و عشرت سے کنارہ کر کے اپنی رعایا جیسی سادگی اور جفاکشی اختیار کی ہے۔

پیٹر کو جاہل کا خطاب دیا گیا ہے۔ اور شاید کئی وجوہات سے مغربی نظروں میں وہ ایسا ہی سمجھا گیا ہو۔ لیکن پیشتر اس کے کہ ہم اس شخص کی نسبت کچھ رائے قائم کریں ہم کو اس کی ابتدائی تعلیم پر نظر ڈالنی چاہئے۔ ہم کو خیال رکھنا چاہئے کہ اس کے لڑکپن کے زمانے میں اعلےٰ طبقہ کی لوگوں کی بھی تعلیم درحقیقت بہت محدود تھی۔ تھوڑا سا تواریخ جغرافیہ پڑھ لیا یا شاید کبھی کبھی کچھ علم موسیقی۔ اور صرف و نحو یا کچھ ٹوٹا پھوٹا حساب سیکھ لیا۔ شاید صرف اتنی ہی چیزیں تھیں جنکا علاوہ دینیات کے اس زمانہ میں سیکھنا ممکن تھا۔ اب ولیعہد زار کو کیا تعلیم ملی تھی؟ بہت ہی کم۔ روس میں باقاعدہ مدارس کا تو پتہ ہی نہ تھا۔ اور اس زمانے کے جوانوں کے لئے غیر ممالک کے حالات معلوم کرنے کا ذریعہ صرف تصویریں ہی ہوا کرتی تہیں۔ اور خاندان رومیناف کے لوگوں کا بھی یہی حال تھا۔ لیکن پیٹر کی بہت خوش قسمتی تھی کہ اس کے واسطے ایک معلم یکاٹو و ٹوف دستیاب ہو گیا تھا۔ اس معلم سے اس نے دینیات کی دو کتابیں پڑہیں اور اس کے ساتھ ہی اس کو لکھنا اور گانا بھی سکھلایا گیا۔

سنہ ۱۶۷۶ء میں پیٹر ابھی بچہ ہی تھا۔ کہ اس کے باپ زار کا یکایک انتقال ہو گیا۔ اور زار کا بڑا بیٹا تھیوڈور جو ۱۴ برس کا تھا اس کا جانشین قرار پایا۔ اس امر سے ہمارے بہادر کی حالت میں ایک انقلاب عظیم واقع ہوا۔ نئے زار کے رشتہ دار فرقہ نارشکن کے توقیر کے سخت مخالف تھے۔ اور اسی واسطے انہوں نے وزیر اعظم میٹ ویف کو جھٹ جلا وطن کرا دیا۔ یہ سزا اس پر لٹے جادو گری کے جرم کے عوض تھی۔ زارینہ کے باقی تمام رشتہ دار بھی جلا وطن کر دئے گئے۔ اور خود زارینہ مع اپنے بچوں زپیٹر اور ایک بیٹی نٹالیا) کے پریوبرسنسکی کو بھیج دی گئی۔ یہ ماسکو کے قریب ایک چھوٹا سا سلطنتی مقام تھا۔ اور اسی جگہ انہوں نے تھیوڈور کی ۶ سالہ حکومت کا زیادہ تر حصہ صرف کیا۔ جوان زار کی صحت کبھی

درست نہ ہوئی۔ اور اس کی حکومت کو اس قلیل عرصے میں دربار کی سازش سے نجات
لیکن فرقہ نارشکن کے واسطے ایک انقلاب آنے والا تھا۔ جس کا ظہور جوان زار کی
شادی سے ہونا شروع ہوا۔

ہم پہلے درباری سازش کی کیفیت لکھ چکے ہیں لیکن وہ ایسی خوفناک نہیں
تھی جیسی کہ نوجوان زار کی شادی سے شروع ہوئی تھی۔ فیوڈور کی شادی کی
خواہش ظاہر کرنے سے دو جھگڑے کھڑے ہو گئے۔ فرقہ ملوسلیوسکی کا اسوقت
اقتدار بڑھا ہوا تھا۔ اور وہ نوعمر کی سٹریلیٹز یا قومی محافظ کے افسر کا ارادہ ان کی تحقیق
کیا تھا۔ اس نے اپنے اقتدار و اختیار کا رعب پھیلایا۔ اور اگاتھا گروشسکی ایک پولنڈ کے
شریف زیور فسکی کی بھتیجی پسند کی گئی جیسا کہ ارادہ تھا یہ فیوڈور کے سامنے
پیش کی گئی اور اس نے اس کو پسند کیا۔ اس دم اس لڑکی کی نسبت ایک
جھوٹی افواہ فرقہ ملوسلیوسکی نے اڑائی۔ لیکن فوراً اس کا جھوٹ ظاہر ہو گیا
زار نے اگاتھا سے شادی کی مگر شادی کے بعد یہ فوراً ہی مر گئی۔ اس کے انتقال
کے بعد میٹویف معزول وزیر نے یہاں تک اپنا اقتدار بڑھایا کہ اس کی ایک
وہرم کی بیٹی زار کی دوسری بیوی پسند کی گئی میٹویف جو کہ اسوقت جلاوطن
تھا بلا لیا گیا اور اپنے عہدہ پر بحال کیا گیا۔

اسوقت معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیوہ زارینہ (پیٹر کی والدہ) کے گروہ کا اقتدار
بڑھ گیا تھا۔ دوسری شادی کے چند ماہ بعد جب مئی ۱۶۸۲ء میں فیوڈور کا
انتقال ہوا تو پیٹر موجود ہوا اور حقیقت اس کا ایک بڑا بھائی ایوان اس کے
باپ الکسز کی پہلی بیوی سے موجود تھا۔ لیکن ایوان قریباً مخبوط الحواس تھا۔ اور
امرا کو خطرہ ہوا کہ تمام حکومت اس کے متعلقین فرقہ ملوسلیوسکی کے ہاتھ میں
چلی جائیگی۔ اور یہ بات روسی امیروں کو کسی طرح گوارا نہ تھی۔ کیونکہ ان میں اور طاقتور
فرقہ ملوسلیوسکی میں قدیم سے دشمنی چلی آتی تھی لہذا امیروں نے پیٹر کو زار بنانا
پسند کیا۔ جو کہ معزول وزیر اعظم کی صلاح سے حکومت کرے۔ کیونکہ یہ وزیر اعظم

۱۔ سٹریلیٹز روس میں ایک بہت بڑی فوجی جماعت تھی جو حکومت کے امور میں بارہا ناجائز دخل دیا
کر جو چاہتے کرا لیا کرتے۔

عوام میں بھی ہردل عزیز تھا۔ اسلئے تمام امرا نے بجز دو کے پیٹر کے واسطے رائے دی اور
بزنامشندی کی علامت اُن کو مدد ملی۔ سوتیلی ماں چونکہ خاندان میں سب سے بزرگ
تھی یہ نائب السلطنت قرار پائی۔ لیکن شہزادی صوفیہ ان کے ہمشیرہ ایوان سے
بہت دق تھی۔ اور اپنا رتبہ جاتے کو اس نے لوگوں میں ایک خوب موثر تقریر کی تھی
صوفیہ کے اس امر سے شٹریلٹز برانگیختہ ہوگئے اور تین دن تک خونریز خانہ جنگی ہوتی رہی
ایوان کے قتل کی بے بنیاد افواہ پر لوگ بھڑک اٹھے۔ اور امرا پر حملہ کیا۔ اعلےٰ ترین خاندانوں
کے ۶۰ سے زیادہ لوگ قتل ہوگئے۔ صوفیہ نائب السلطنت مقرر ہوگئے۔ اس بلوہ میں سٹے
دلیقا اور زارینہ نطالیہ کے کچھ اور رشتہ دار مارے گئے۔ لیکن آخرکار امن بحال ہوگیا
اور ایوان اور پیٹر دونوں کو تاج پہنا کر پہلو بہ پہلو زار بنایا گیا۔ اور ان دونوں کٹھ پتلیوں
کی کل صوفیہ کے ہاتھ میں دی گئی۔

۶ جولائی کو ان کی تخت نشینی کا جلوس قرار پایا۔ اور ہر طرح سے کوشش
کی گئی کہ یہ دوہری رسم ایسی احتیاط سے پوری ہو کہ دونوں کمسن زاروں میں کوئی
ظاہرا فرق نہ معلوم ہو۔ ان دونوں کی پوشاکیں ایک ہی کپڑے کی بنائی گئیں۔ بلکہ
یہاں تک کہ شمعیں جو ان کے ہاتھوں میں تھیں وہ بھی ایک ہی لمبائی کی تھیں
جس تخت پر پہلے الکسز بیٹھا کرتا تھا۔ اس کے بیچ میں جنگلہ لگایا گیا۔ اور دونوں
لڑکے تاج پہننے کے واسطے بیٹھے۔ معمولی رسومات ادا کی گئیں اور جلوس اچھی طرح ختم
ہوا۔ اب ہم اس عہد کے باقی جھگڑوں کو چھوڑ دیتے ہیں اور پیٹر کے لڑکپن کا حال
کسیقدر بیان کرتے ہیں +

پیٹر کا لڑکپن، جہاز بنانے کے منصوبے اور حملے

صوفیہ اپنی نائب السلطنت ہونے اور صغیر سن شہنشاہوں کی نگرانی کے زمانے میں
کم سن پیٹر کو کچھ بہت دق نہیں کرتی تھی۔ اس نے تمام اقتدار اپنے ہاتھ میں
لے لیا۔ اور پیٹر کو علیحدہ رکھا۔ لیکن چونکہ ضروری کاغذات پر پیٹر کے دستخط
لازمی تھے۔ لہذا اس سے کچھ بے اعتنائی نہ کیجاتی تھی۔ کسی امر سے یہ نہیں کہ

ہوتا ہے کہ صوفیہ کو پیٹر سے حسد تھا۔ مگر ہاں اس امر کی تردید کی تحریریں موجود ہیں
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرور کسی شک کی بنا پر یہ تردید کرنی پڑی ہوگی۔ تاہم
صوفیہ درحقیقت نائب السلطنت تھی اور بحیثیت مجموعی اپنے اختیار کے زمانہ میں
اس نے اچھی طرح حکومت کی۔ لیکن پیٹر کو بجز ہتھیاروں اور جنگی تیاریوں اور جنگی
باتوں کے اور کسی انتظامی امر کا بہت ہی کم شوق تھا۔ لکھا ہے کہ جب یہ ماسکو کے
قریب اپنے محل میں رہتا تھا تو اس کے پاس اکثر ہتھیار رہا کرتے تھے۔ لیکن گیارہ
سال کی عمر سے پہلے پہلے اس کے پاس کوئی اصلی توپ نہ تھی۔ اور اس موقع پر اس نے
خود اپنے ہاتھ سے ایک توپ چلائی۔ اس تمام عرصہ میں یہ اپنے بڑے بھائی سے بہت
اچھی طرح پیش آتا رہا۔ اس کا بڑا بھائی اپنی مخبوط الحواسی کے سبب سلطنت کے
کاموں کے ناقابل تھا۔ پیٹر اپنے بھائی کی نسبت بہت قدآور اور تندرست تھا۔
اور گیارہ سال کی عمر میں ۱۵ برس کا معلوم ہوتا تھا۔ لکھا ہے کہ ۱۶۸۳ء میں سویڈن
کے سفیر نے اس کو دیکھکر ۱۵ سالہ خیال کیا تھا۔ اور جس وقت سفیر نے اپنے سفارتی
خطوط پیش کئے تو دونوں زار کھڑے ہوگئے لیکن ایوان نے اپنی کم فہمی سے اس کار
روائی کو کسیقدر روکا۔ اور بے محل اپنا ہاتھ بوسہ دینے کو دیا۔ مگر پیٹر ہوشیار تھا۔
اور جب تک اسکا بھائی گفتگو ختم نہ کرچکا یہ خاموش رہا۔

۱۶۸۳ء کا اختتام تھا کہ کم سن زار پیٹر نے ایک مشہور رسالہ پریوبرشنسکی
کی بنیاد قائم کی۔ جو کہ اس دم تک ایک شہنشاہی جنگی رسالہ شمار ہوتا ہے۔ اس نے
چند جرمن افسروں سے دوستی پیدا کی اور ان کی مدد سے کئی والنٹیر بھرتی کئے۔ جنکا
نام پہلے سولجر (کھلاڑی سپاہ) رکھا گیا۔ تھوڑے ہی عرصے میں والنٹیروں کی تعداد دن
بدن بڑھتی گئی۔ اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ تمام گاؤں ان سے بھر گیا۔ اور ان کو بھی
نافسکی کے پاس ایک اور مقام پر آباد کرنا پڑا۔ اور ایک اور رجمنٹ طیار ہوگئی۔ اس
طرح ایک سپاہی کی عمر میں ۲ انفنٹری کی رجمنٹیں ہوگئیں اور بہت سے امیر خاص طور پر
پیشہ ور کی طرح بھرتی ہوگئے۔ اور اسی کی طرح ادنے سے لیکر رفتہ رفتہ عہدوں پر ترقی کرتے گئے
۱۶۸۴ء میں چیچک اور بخار کم سن زار کے جنگی شغلوں میں خلل انداز ہوئے لیکن
یہ جس وقت دوبارہ اپنی سپاہ کی افسری کے قابل ہوا تو اس نے ان کو

جنگی قواعد کے مطابق ہر ایک امر کی مشق کرائی۔ اس طرح سے قلعوں کی تعمیرات اور
ان کی افتتاحی ضیافتوں سے نوشی کے جلسوں اور یار دوستوں کی ملاقاتوں میں
یہ تیرہ سال کی عمر کو پہنچا۔ جس شخص سے اس کو کچھ بھی جنگی آگاہی مل سکتی یا کسی
مشکل صنعت پر اُس کی مدد سے غالب آسکتا تو اُس کے ساتھ یہ نہایت خلق
اور بے تکلفی سے پیش آتا خواہ وہ شخص کسی درجہ کا ہوتا۔ صنعت یا حرفت کی
خواہ کوئی چیز ہوتی یہ اُس کا خصوصاً شائق تھا۔ اور سنہ ۱۶۹۲ء میں بقول اس کی ہمشیرہ
صوفیہ کے یہ ۱۴ ہنروں سے واقف تھا۔ سنہ ۱۶۹۸ء میں پیٹر نے مجلس سلطنت میں
نشست لی۔ لیکن اسوقت بھی اس کا دل اپنے دور افتادہ ساتھی سپاہیوں اور
پریوبرے شنسکی کی نقلی جنگوں میں لگا ہوا تھا۔ اس کے بعد ہی اس نے اچھی
طرح تعلیم میں توجہ کرنی شروع کی اور بحری جہاز بنانے کے اعلےٰ خیال نے اس کے دل میں
جگہ پکڑی۔ یہ امر مفصلہ ذیل طریق سے تکمیل کو پہنچا:۔

معلوم ہوتا ہے کہ پیٹر نے کسی فاصلہ ناپنے کے آلہ کا ذکر سنا تھا۔ اور
جب شاہزادہ ڈلوغور کی فرانس جانے کو تھا تو زار نے اس سے ایک اصطرلاب اور
ایک آلہ تسدیس لانے کی فرمایش کی۔ شاہزادہ یہ چیزیں لایا مگر جب اس سے ان
کا طریق استعمال پوچھا گیا تو اسے مجبوراً اقرار کرنا پڑا کہ اس کو خود ان کے استعمال کا
طریقہ پوچھنا بھول گیا تھا۔ اس ناگہانی ضرورت میں کسی نے ایک ڈچ سوداگر فرینیز
زمرمن کا ذکر کیا کہ شاید وہ اس کا استعمال جانتا ہو۔ کیونکہ یہ ایک ہنرمند آدمی
تھا۔ یہ فوراً طلب کیا گیا۔ اور اس نے اس عقدے کو ایسی خوش اسلوبی سے حل کیا
کہ پیٹر بہت خوش ہوا۔ زمرمن کی زیرنگرانی پیٹر نے تعلیم پر محنت کرنی شروع کی۔ اور
اسوقت سے یہ سوداگر زار کا دائمی رفیق اور ہمراہی بن گیا۔ پیٹر ایک روز زمرمن
کے ساتھ پھر رہا تھا کہ اس نے ایک مقام پر ایک پرانی شکستہ انگریزی
قطع کی کشتی دیکھی۔ اس نے اس کو فوراً اپنے نمونہ کے لئے پسند کیا۔ اور اس کی
مرضی ہوئی کہ مرمت کرا کر یہ پانی پر چھوڑی جائے۔ چنانچہ یہی کشتی روس کے
بحری محکمہ کی بنیاد ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ کشتی ملکۂ ایلزبتھ نے زار ایوان
خونخوار کو بطور تحفہ کے بھیجی تھی۔ غرض کچھ ہو اب اُس کو بیڑہ روس کے جدہ

کہا جاتا ہے۔اور متبرکا سنٹ پیٹرسبرگ کے گرجا سنٹ پال اور پیٹر کے پاس حفاظت سے رکھی ہوئی ہے۔اب ہم کشتی بنانے میں زار کی ترقی کا حال لکھتے ہیں جسوقت پیٹر نے انگریزی کشتی کو دیکھا۔تو یہ اس کو پانی پر چھوڑنے کے واسطے بہت ہی بے صبر ہوا۔اور زرمن کے قول نے کہ "بادبانوں سے یہ ہوا کے مقابلے میں جائیگی" اس کے اشتیاق کے شعلہ کو اور بھی بھڑکا دیا۔کم عمر زار کو اس کی مرمت کی جلدی پر بہت بے صبری تھی۔اور ایک شخص کارسٹن برانٹ کام پر لگایا گیا۔یہ شخص پیشتر الکسنر کے واسطے بحیرہ کیسپیں پر جہاز بناتا رہا تھا۔مگر وہ نا تکمیل ہی رہے۔برانٹ دل و جان اس کی مرمت میں مصروف رہا۔اور تھوڑے عرصے میں کشتی دریاے ییزا میں ڈالی گئی اور برانٹ نے سکان پر بیٹھکر اس کو مخالف اور موافق ہوا پر چلایا۔کمسن بادشاہ کو بھلا کب صبر تھا۔یہ فوراً کشتی میں کود پڑا اور زرمن کی ہدایت کے بموجب اسوقت پہلے مرتبہ کشتی کو چلایا۔

جیسے کہ کھاتے کھاتے بھوک زیادہ ہوتی ہے ایسی ہی اس کو اپنی پہلی کامیابی سے حرص زیادہ بڑھ گئی۔پیٹر کو وسیع سمندر کی سطح پر اپنی کشتی چلانے کا بہت اشتیاق تھا۔آخرکار اس کی یہ آرزو پوری ہو گئی۔تب جھیل پلس جیف کو گیا۔مگر یہ دیکھکر کہ اس کے واسطے اس مقام پر اپنی پہلی کشتی لانا ناممکن تھا۔اس نے اس مقام پر نئے جہاز بنانے کا ارادہ کیا۔پیٹر اپنے دوستوں اور برانٹ کے ساتھ یہاں خود کام کرتا تھا۔لیکن باوجود اس کی محنت اور اس کے دوستوں کی ہمت وہی کے اس کی طیاریوں کے مکمل ہونے سے پیشتر سرما آپہنچا۔اور پیٹر کو مجبوراً ماسکو کو واپس جانا پڑا۔لیکن اس کا دل اس امید سے خوش تھا کہ موسم بہار میں اس کے جہاز جھیل پر تیرتے ہونگے۔اسوقت اس کار عظیم کے آثار صرف ایک پرانے گرجا کے کھنڈرات ہیں اور چند شہتیر جو کہ قیاساً پرانے گھاٹ کے معلوم ہوتے ہیں۔

جب پیٹر ماسکو کو واپس آیا۔اور چونکہ جہاز اب بن نہیں سکتے تھے اس نے اپنی سپاہ کی طرف پھر اپنی توجہ مبذول کی۔اور اس وقت بھی درحقیقت پیٹر کے طرفدار فرقہ امرا اور صوفیہ کے طرفداروں میں سازشوں پر سازشیں

ہو رہی تھیں۔ جنکے انجام میں صوفیہ کے طرفداروں کی بربادی کی نوبت پہنچی۔ اب پیٹر کو اپنی شادی کی فکر ہوئی۔ کیونکہ یہ مناسب تھا۔ کہ تخت کا وارث کوئی بیٹا بھی پیدا ہو۔ اور آخر کار نوجوان یوڈوکسیا کو پیٹر نے اپنی بیوی بنانے کے لئے پسند کیا۔ اور ۶ فروری ۱۶۸۹ء کو ان دونوں کی شادی ہوگئی لیکن اگر اس کی ہمشیرہ اور اس کے مشیروں کا یہ خیال ہو کہ شادی سے اسکو مکان پر رہنا پڑیگا۔ تو یہ اُن کی غلطی تھی جس وقت موسم بہار شروع ہوا پیٹر پھر جھیل پر اپنے جہاز بنانے کو پہنچ گیا۔ اور بہت مشکل سے اسکی ماں اور بیوی اسکو واپس بلا سکیں۔ اسکی بیوی نے اسکو ایک خط لکھا:۔

"میرے آقا۔ بلا تامل میرے پاس تشریف لے آئیے۔ میں آپکی والدہ کی عنایت سے زندہ ہوں۔ یہ درخواست آپ کی حقیر بیوی کی طرف سے ہے"۔

پیٹر اس درخواست کو کسیطرح نامنظور نہ کر سکتا تھا۔ یہ ماسکو کو واپس آیا جہاں کہ اس کے عزیز و اقارب نے اس کو کئی ہفتے تک روکے رکھا۔ آخر کار یہ پھر نکل بھاگا اور بہت سا وقت پریاسلول میں جہازوں کے تعمیر میں صرف کرکے آخر کو ختم کیا۔ اس وقت ملک کے افق پر فساد کے آثار نظر آرہے تھے۔ اور اس کو مجبوراً ماسکو اپنے پایۂ تخت میں رہنا پڑا۔ کیونکہ یہ طوفان ملک میں برپا ہو کر صوفیہ کی جماعت کو برباد کرنے والا تھا۔ اس کی طیاریاں ہو رہی تھیں۔ کریمیا پر دو چڑھائیوں کی ناکامی سے صوفیہ کی حکومت بدنام ہو چکی تھی۔ اور اس پر طرہ یہ ہوا کہ پیٹر نے اُن افسروں اور جرنیلوں سے جو واپس آئے تھے ملاقات کرنے سے انکار کیا۔ صوفیہ نے اب حتی المقدور انعام و اکرام کے ذریعہ سے شٹلویٹ (قومی محافظ) کو بھڑکانے کی کوشش کی۔ اور آخر کار مقام کرملن[1] میں سٹریلیٹز کی ایک معقول تعداد جمع کرلی۔ پیٹر اس عرصے میں پریوبرے شنسکی میں اپنے محل میں اقامت رکھتا تھا۔ اور پیٹر کے ساتھیوں اور صوفیہ کے طرفداروں میں اسقدر دشمنی بڑھ گئی تھی۔ کہ پیٹر نے جو قاصد کرملن کو بھیجے ان میں سے ایک شخص ،، اگست کو پکڑ کر پیٹا گیا۔

[1] کرملن روس کا ایک پرانا جنگی قلعہ ہے اور روس کی تاریخ میں اسکا ذکر بہت مرتبہ آتا ہے

اس واقعہ پر خوب حاشئے چڑہائے گئے۔ اور خیال ہوا کہ لڑائی کا وقت آپہنچا ہے۔
اور پیش قدمی صوفیہ کی طرف سے ہوئی ہے۔ لہذا پیٹر کے دوست پر پہرے
شتشکی کو دوڑے اور آدھی رات کو پیٹر کو جگا کر بھاگ جانے کی ترغیب دی پیٹر
جھٹ پٹ اٹھا اور اسی حالت میں اصطبل میں جا کر ایک گھوڑے پر زین کسی
اور جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ یہاں اس کے دوست اس کے کپڑے لیکر آئے
اور اس نے ٹرائزا کی خانقاہ میں جا کر پناہ لی۔ یہاں اس نے سٹریلیٹز کا ایک چھوٹا
ساگروہ جمع کرلیا۔ اور بعد ازاں اس کے ساتھیوں کی ایک بڑی جماعت ٹرائزا
کو چل دی صوفیہ کو یہ امر بالکل گوارا نہ تھا۔ اور اس نے پیٹر سے
ملاقات کرنے کی کوشش کی۔ لیکن پیٹر نے اس کو ایک دہمکی
آمیز پیغام بھیجکر اپنے پاس آنے سے منع کیا اور لکھا کہ اگر تم میرے
پاس آؤ گے تو تمہارے ساتھ تمہاری مرضی کے برخلاف سلوک
کیا جائیگا۔ بہت کچھ پیچ وتاب کھا کر یہ ماسکو کو واپس چلی گئی۔
اور جو سٹریلیٹز کو باقی رہے تھے۔ اُن کو قابو میں لانے کی کوشش
کی۔ لیکن جب اُن کو معلوم ہونے لگا تھا۔ کہ پیٹر کا پلہ بہاری ہے۔
اور اس کا ثبوت اس طرح ہوا کہ ماسکو سے بہت سے پردیسی افسر
پیٹر کے پاس اُس کی متابعت میں چلے گئے گے لٹزن لوگ زار
کے مقابلے میں صوفیہ کی متابعت کرنے پر جلا وطن کئے گئے۔
صوفیہ کے باقی طرفداروں کو اذیت دی گئی۔ اور مار ڈالے گئے۔ اور آخر کار پیٹر
نے اپنے بھائی کو خط لکھکر جتلایا کہ اب ہم دونوں کو خود حکومت کرنی چاہئے
اور اپنی بہتری کی تدبیریں کرنے کی اپنے بھائی سے اجازت چاہی۔ یہ درخواست
فوراً منظور کی گئی لیکن پیٹر ماسکو کو نہ گیا۔ جبتک کہ صوفیہ یہاں سے نہ چلی
گئی۔ آخر کار گرفتار کر کے صوفیہ ڈیوچی کی خانقاہ میں بھیج دی گئی۔ اور
اسی مکان میں ۱۷۰۴ء میں مرگئی مگر اس نے اس عرصے میں اپنی متواتر سازشوں
سے پیٹر کو ہمیشہ بہت دق رکھا +
پیٹر اگرچہ ایک نوجوان حکمران تھا مگر یہ کئی سال تک خوال رہی

سے سلطنت کے کاموں میں حصہ لیتا رہا۔ ایوان صرف نام کا زار تھا مگر چونکہ اپنی صحت
کے سبب سلطنت کا کام نہیں کر سکتا تھا۔ لہذا پیٹر اور اسکے صلاح کار ملک پر
حکومت کرتے تھے۔ اسکے دل پسند (پردیسی) ساتھی جنرل گورڈن اور جنرل لے
فورٹ تھے۔ ان میں سے قبل الذکر ایک سکاٹلنڈ کا باشندہ تھا اور سویڈن کی
فوج میں نوکر ہوا تھا۔ پولینڈ کے باشندوں نے اس کو قید کر لیا اور جب یہ ان
کی خدمت میں مامور تھا اس کو روسی فوج میں ایک عہدہ دیا گیا۔ اس نے یہ عہدہ
قبول کر لیا اور روسی بن گیا۔ اسنے ایک روسی عورت سے شادی بھی کر لی۔ اس
عورت کو نہ تنہا اور نہ اپنے خاوند کے ساتھ ملک سے باہر جانے کی اجازت تھی کیونکہ
زار کو خوف تھا کہ مبادا اس کا ایک قیمتی جنگی افسر ہاتھ سے جاتا رہے اگر گورڈن
کو مع اس کے خاندان کے کسی سفارت یا کام پر جانے کی اجازت دی جاوے۔ پیٹرک
گورڈن کا روزنامچہ انگریزی میں ابتک موجود ہے ۔

فرینکلے فورٹ جینوا کا رہنے والا تھا۔ اور تھوڑے عرصے تک کرلنڈ کے
شہزادے کے پاس نوکر رہکر روسیوں کے سپرد کیا گیا تھا۔ اور مذکورہ
کریمیا کی چڑھائیوں میں خدمت کی تھی۔ یہ شخص ایک جری سپاہی کشادہ
دل بےغرض سادہ اور بہت دلکش وضع قطع کا آدمی تھا۔ پیٹر اپنی مصیبت
کے دنوں میں اس کے پاس گیا تھا مگر جب سخت تدبیر کی ضرورت پڑی تو اسکو
جنرل پیٹرک گورڈن کی تلاش ہوئی تھی۔ زار کے روسی دوستوں میں وہ لوگ
تھے جن میں اس نے پرورش پائی تھی۔ وہ شخص جو اس کی رجمنٹ میں نوکر
تھے۔ اور اس کے پرانے بچپن کے ساتھی جن میں زرمن بھی شامل تھا پیٹر
ان کے ساتھ غیر وطن کے باشندوں کے مکان کو جایا کرتا اور ان کے کھیل کود
میں شامل ہوتا بلکہ ان کے خرمستی کے شغلوں اور اوباشیوں میں بھی شریک
ہوتا۔ کیونکہ پیٹر اور لے فورٹ کے برابر کوئی بھی مے نوش نہ تھا۔ اور لے فورٹ
تو خاص کر مے نوش کے خطاب کا مستحق ہے۔ کھانا دوپہر کو کھایا جاتا اور یہ بدمستیاں
بڑی رات تک اور اکثر صبح تک ہوتی رہتیں۔ ان سے زیادہ مستی اور جوش
جو ان کے جلسوں میں مختلف قسم کے کھیل اور دل چسپیاں ہوتی تھیں۔ آتش

بازی چلا کرتی۔ ناچ ہوا کرتا بھیس بدلنے کو منہ پر برقعے ڈالے جاتے۔ خوب ہنسی مذاق اڑتے۔ عبادتی راگ گائے جاتے۔ اور ان عبادتی راگوں پر پیٹر اپنے غریب ساتھیوں کی طرح بے کھٹکے خیرات لیا کرتا۔ اس زمانے میں روس میں کوئی قاعدہ یا قانون جاری نہ تھا۔ وزرا ملک پر جس سے بن بھاتی حکومت کیا کرتے تھے۔ اور کوئی کچھ نہ پوچھتا تھا۔ زار کو اگر شوق تھا تو صرف جہاز بنانے اور آتشبازی چلانے کا تھا۔ آتش بازی یہ بہت خوشی سے چلایا کرتا تھا۔ لیکن تھوڑے عرصے میں آتش بازی کا پتہ نہ رہا۔ جہاز جھیل پر لاپرواہی میں پڑے رہے اور پڑے پڑے گل گئے۔ وہ بیڑا جو کبھی پیٹر اعظم کی خوشی اور فخر کا باعث ہوا کرتا تھا۔ اب اس کا خفیف سا نشان رہگیا۔ کیونکہ ۲۰ برس تک زار بالکل جھیل پر گیا ہی نہ تھا اور ۱۷۲۲ء میں جہاز بالکل بیکار ہو گئے تھے اس عرصے میں یہ خلیج آرکینجل پر پہنچا۔ اور ہم اب اس کے چند روزہ سیاحت اور پہلے بحری سفر کے دلچسپ حالات بیان کرتے ہیں؀

پیٹر کا آرکینجل کو جانا

پیٹر نے اپنی ماں سے جانے کی اجازت لی۔ مگر اس اجازت بر شرط یہ قرار پائی کہ پیٹر جہاز پر سمندر میں نہ جائے مگر پیٹر نے اس وعدہ کو وفا نہ کیا۔ یہ جولائی ۱۶۹۳ء میں ماسکو سے چل پڑا۔ اور آرکینجل پہنچکر اپنے جہاز سینٹ پیٹر نامی میں سوار ہو کر ۳۰ میل تک بحیرہ ابیض کے اندر چلا گیا۔ غالباً اس کو اسوقت اپنا وعدہ یاد آیا کیونکہ اس نے فوراً واپس آکر جو کچھ کیا تھا سب حال اپنی ماں کو لکھ بھیجا۔ گو پیٹر شوخ گستاخ اور شہوت پرست آدمی تھا مگر اپنی ماں سے یہ ہمیشہ ادب سے پیش آتا رہا۔ لیکن جب اس کی ماں کو اور اور لوگوں کو خبر پہنچی کہ پیٹر ایک ایسے کمزور جہاز میں سوار ہو کر کھلے سمندر میں چلا گیا ہے تو انکو بہت خوف پیدا ہوا۔ اور اس کے چھوٹے بیٹے الکسز سے یا غالباً اس کے نام سے پیٹر کو خط لکھوا کر اسے گھر واپس آنے کی تاکید کیگئی پیٹر نے بقول مسٹر

سکوٹلر کے اس خط کا مفصلۂ ذیل عبارت میں جواب لکھا:-

"بیٹیا - تمہارے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ تم کو بہت غم ہے - کیوں غم ہے؟ اگر تم غمگین ہو تو مجکو کیا خوشی ہے؟ تم کو چاہیئے کہ تم غمگین مت ہو اور مجھ بد نصیب کو خوش کر دیں میں تمہارا غم گوارا نہیں کر سکتا ہوں"

لیکن اس پر بھی یہ واپس نہ گیا - کیونکہ آرکنیجل میں اُن لوگوں کے بیچوں کے درمیان کہ جہاں اس کی آمد و رفت تھی بہت کچھ سامان اس کا دل بہلانے کو تھا - اور اس مقام پر اس کو مختلف قوموں کے جہاز دیکھکر نہایت دلچسپی حاصل ہوتی تھی - یہاں روسی سوداگری قائم کرنے کا خیال اس کے دل میں پیدا ہوا - کیونکہ روسی بندرگاہ پر اس کی اپنی سلطنت کے کوئی دکیل نہ تھے - لیکن یہاں اس کی کوششیں اتنی جلدی پوری نہ ہو سکیں - بعد میں یہاں رہنے پر اس نے مختلف فنون کی مشق بہم پہنچائی - اس تمام عرصے میں اس کی عیش و عشرت کے رویہ میں کچھ بھی کمی نہ ہوئی - اس نے بہت اچھی طرح خوشیاں منائیں مگر کبھی اپنے ملک کی بہتری کا خیال اس کے دل سے محو نہ ہوا - یہ بھٹی اور خراط پر کام کرتا - اوروں کو مشقت کی ترغیب دیتا - اور صرف اُس وقت جب سرما آتا اور اس کو جنوب کی طرف لوٹنا پڑتا - تو اس کی مفید محنت سرد ہوتی - لیکن اگلے سال ابتدائے فروری ۱۶۹۴ء میں اس کی ماں کا یکایک انتقال ہو گیا - زارینہ نتالیا کی عمر اسوقت ۴۲ سال کی تھی - پیٹر کے واسطے یہ ایک صدمہ عظیم تھا - کیونکہ جیسا پیشتر ذکر ہو چکا ہے اس کو اپنی ماں سے درحقیقت بہت محبت تھی اور پیٹر پر اس کا بہت کچھ رعب پڑتا تھا - مگر یہ معلوم ہے کہ پیٹر کی ترقی کو یہ اچھی نظر سے نہ دیکھتی تھی - پیٹر کی نئی نئی چیزوں کی خواہش اور اس کی دلچسپیوں سے رغبت اسکو کسی طرح کبھی گوارا نہ تھی -

پیٹر مئی تک ماسکو میں رہا - پھر یہ آرکنیجل پہنچکر اپنے جہاز میں سوار ہو کر سیر کو چلا - ایک طوفان آگیا اور ہر شخص نے مع پیٹر کے جو کہ اتفاقاً پتوار پر بیٹھا ہوا تھا اپنے آپ کو موت کے حوالے کر دیا - آخری وقت کی مذہبی رسومات بھی ادا ہو گئیں - لیکن زار نے اب بھی ہمت نہ ہاری - اور آخر کار یہ بیدم ہو کر صحیح سلامت

کنارے پر جا پہنچا۔ لیکن کسی امر سے اس کے حوصلے میں فرق نہ آیا۔ یہ اُس جنگی جہاز
کے آنے کا جو امسٹرڈم میں خرید اگیا تھا۔ اور خود اپنے جہاز کا جو آرکینجل میں بنایا تھا
سمندر میں ڈالنے کا منتظر تھا۔ ایک ہفتہ بعد پیٹر "ہولی پروفیسی" نامی جہاز میں
اور برٹن "اپاسل پال" نامی میں سوار ہوئے۔ ان کے پیچھے سینٹ پیٹر نامی جہاز
اور بہت سے انگریزی جہاز تھے۔ یہ سب جہاز بحیرہ ابیض میں چل پڑے۔ اس موقع
کے واسطے پیٹر نے بہت سے اشارات ایجاد کئے۔ روسی جہاز جتنی دور تک کہ مناسب
تھا گئے۔ پھر آرکینجل میں واپس آگئے۔ زار فوراً یہاں سے ماسکو کو روانہ ہو گیا۔
یہاں اس کا نچلا نہ بیٹھنے والا اور بیقرار دل موسم خزاں کی کارگزاریوں میں مصروف
ہوا۔ جو کہ اُن کارگزاریوں سے کہ جن کے ہم آجکل عادی ہو رہے ہیں بہت خطرناک
تھیں۔ قواعد اور مشق کے لئے دو فوجیں ایک دوسرے کے مقابلے میں جمائی گئیں
ہر ایک میں قریباً ۸۰۰۰ آدمی تھے۔ اور ایک باقاعدہ لڑائی شروع ہوئی۔ اس
لڑائی میں کچھ خونریزی بھی ہوئی۔ ہر ایک امر کی طیاری اصلی جنگ کی طرح کی گئی۔
کہتے ہیں کہ بم کے گولوں میں بارود بالکل نہ تھی۔ لیکن لوگوں کو ضربیں بہت لگیں
اور عضو بھی ٹوٹے۔ اب اس سے لڑائی کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔ ایک قلعہ
تعمیر کیا گیا۔ اور سرنگ لگا کر ضروری تیاریوں اور تدبیروں سے اڑایا گیا۔ اس حصے
میں محاصرین اور محصورین دونوں نے خوب شرابیں پیں اور بے حد خوشیاں اُڑائیں
گورڈن صاحب نے اپنے روزنامچہ میں اس کی تمام تفصیل لکھی ہے۔ لیکن ہم
اس کو یہاں درج نہیں کر سکتے۔ غرض یہ نقلی لڑائی اچھی طرح ہوئی۔ اور اس
سے بڑھ کر جو خوفناک لڑائی ہونے کو تھی اُس کے واسطے یہ بہت ہی موزون
طیاری تھی۔ لوگوں کو اس وقت کسی اور لڑائی سے بہت جلد اس لڑائی کے
ہونے کی امید تھی۔

آگے چلکر معلوم ہوگا کہ روسیوں کو شروع ہی شروع میں خواہش
تھی کہ بحیرہ اسود پر یہ قابض ہو جائیں تاکہ جہاں ایک طرف تو جنوب کی طرف
اُن کو نکاس مل جائے ساتھ ہی مشرق کی طرف بھی ان کی سرحد بڑھ جائے
ترکوں کے ساتھ صوفیہ کی لڑائی اور اُس کے ناکامیاب انجام کا ہم پہلے

ذکر کر چکے ہیں۔ اُسوقت صلح برائے نام ہو گئی تھی۔ لیکن اس پر بموجب قاعدہ کے عمل درآمد نہ ہوئی۔ کیونکہ صلح کے بعد تاتاریوں نے بہت سے حملے کئے اور تھوڑی سی روسی فوجیں جو ملک کی سرحد پر تھیں ان خانہ بدوش جوگوں کے مقابلے میں بہت کمزور تھیں۔ لہذا کچھ اچانک ہی لڑائی چھڑ گئی۔ بظاہر ان لوگوں کا کریمیا پر قبضہ کرنے کا مطلب تھا۔ لیکن مسٹر سکوٹلر اپنے ”تذکرہ پیٹر اعظم“ میں لکھتے ہیں کہ ”اصل میں لڑائی کا مدعا دریائے نیپیر اور ڈان پر قبضہ کرنا تھا۔ یہ دو روسی دریا ہیں جو کہ تجارت کے واسطے بے فائدہ تھے جب تک کہ انکے دہانے مسلمانوں کے قبضہ میں تھے“۔ لڑائی کی اصلی وجہ تبلانا مشکل ہے۔ غرض لڑائی چھڑ گئی۔ اور ابتدا میں آزوف پر قبضہ کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اس سال اس چڑھائی میں کامیابی نہوی۔ اس میں شک نہیں کہ دو چھوٹے چھوٹے قلعے فتح ہوگئے۔ لیکن آزوف پر قبضہ نہ ہوا۔ اس تمام لڑائی میں پیٹر بطور ایک عام سپاہی کے بھی کام کرتا رہا اور بطور ایک جرنل کے بھی۔ اس نے جو کام موقع پر ضروری تھا کیا۔ لیکن شکست کو نہ روک سکا۔ حملوں میں ناکامیابی ہوئی۔ اور روسیوں کو واپسی پر بہت کچھ نقصان اٹھانا پڑا۔ اس نا انجامی کا پیٹر کے دل پر بہت سخت صدمہ پہنچا۔ یہ آزوف پر تمام حملوں میں ایسا ہی خوش رہا جیسا کہ کسی اور انسان کے واسطے ہونا ممکن ہے۔ اور اپنے سپاہیوں کی ہمتوں کو ایسا بڑھایا جیساکہ کسی نے کسی ایسی حالت میں کم کیا ہوگا یا کرنے کی جراءت کی ہوگی۔

پیٹر کی تخت نشینی اور فتح آزوف

اگرچہ پیٹر کو شکست کھا کر ہٹنا پڑا مگر اس نے اپنے آپ کو پست پا نہ سمجھا۔ یہ بات پیٹر کی عادت میں داخل نہیں تھے۔ یہ امر بالکل خلاف قیاس تھا کہ پیٹر یہ شکست مان لیتا جبکہ اس سے پہلے تمام عمر میں اس کو کوئی رکاوٹ معلوم نہ ہوئی تھی۔ یا اگر اس کی ماں نے اس کو کسیقدر روکا تھا تو یہ ہمیشہ

کوئی ایسی تدبیر کرتا تھا کہ جس کے انجام میں اس کی کامیابی کی نوبت پہنچتی تھی۔ چنانچہ
ایسا ہی اس کار اہم میں ہوا۔ یہ اپنی تدبیر پر حد درجہ کا ثابت قدم تھا اور یہی ساری
کرامت تھی یہ اسوقت ماسکو کو صرف اسلئے لوٹ گیا کہ تازہ دم ہو کر واپس آئے اور
دوسری لڑائی کے واسطے طیار ہو جائے۔ یہ سال ۱۶۹۶ع بھی پیٹر کے عہد میں قابل
یادگار تھا کیونکہ اس سال میں اس کا بھائی ایوان جو کہ برائے نام زار تھا فوت ہو گیا اور
پیٹر جیسا کہ پہلے نصف حصہ دار زار رہ چکا تھا اب سے کئی سال کے واسطے کامل اور
تنہا طور پر تمام روس کا زار بن گیا اب ازوف کی فتح کرنے کی اس نے پختہ تدبیریں
سوچ لیں۔ اور ان سے اس کی نامغلوب محنت کی کامیابی کی ساری حقیقت معلوم
ہوتی ہے۔ اس کی فوج جس کی کہ بنیاد بہت مدت پہلے کھوٹے سے پلٹے رجمنٹ (کھلاڑی
سپاہ) پر رکھی گئی تھی اب ... ۷۵ کی جمعیت تک پہنچ گئی۔ اور ایک روسی مسمی سکلین
اس جمعیت کثیر کا سپہ سالار مقرر ہوا۔ اور خود پیٹر اس میں صرف ایک کپتان کے رتبہ
پر رہا۔ بجروں کا ایک بیڑہ بنا کر دریا پر چھوڑا گیا۔ بحری فوج طیار ہو گئی۔ اور پیٹر باوجودیکہ
بیماری کے سبب کمزور ہو رہا تھا۔ ورونیز کو روانہ ہوا اور اپنی تدبیروں میں مصروف ہو گیا۔
۱۲ اپریل کو تین نئے بنے ہوئے جہاز طیار تھے اور ۲۴ مئی کو زار مع اپنے آدمیوں کے
ان میں سوار ہو کر ڈان کاسکوں کی دارالریاست میں پہنچ گیا۔ اور پیٹرک گورڈن
اور اس کے جمعیت سے جا ملا۔ چند ترکی جہاز دریا میں موجود تھے۔ اور ان کے مقابل
میں زار کی فوج بہت کمزور تھی۔ لیکن یہ بہادر ان سے بچکر نکل گیا اور دو ترکی کشتیوں پر
جسوقت انپر بارود لادی جاتی تھی حملہ کیا۔ اس کا انجام اچھا ہوا کیونکہ تمام بیڑہ ایکبارگی
لنگر اٹھا کر چلدیا اور صرف دو کشتیاں جو کہ تباہ ہو گئی تھیں پیچھے رہ گئیں۔
یہ امر روسیوں کے واسطے بہت مبارک ہوا اور ان کے دلوں سے خوف
نکل گیا +

روسیوں کے حق میں ایک اور امر بھی مفید ہوا اور یہ اُن لوگوں کی سُستی
تھی جو ازوف میں قلعہ بند تھے۔ تمام سرما میں انہوں نے دشمن کی کھودی ہوئی
خندقوں کے بھرنے کی کچھ کوشش نہ کی۔ اور نہ دشمن کے آنے کے لئے کوئی اور
روک بنائی۔ غالباً ان کو یہ یقین تھا کہ پیٹر کے واسطے ایک ہی شکست کافی تھی

لیکن انہوں نے پیٹر کی خصلت کا اندازہ کرنے میں غلطی کی۔ اس کے مستقل ارادہ پر انکو
بہت تحیر ہوئی ہوگی جب انہوں نے اس کو معہ اپنی فوج کے آکر بے کھٹکے اپنے پہلے مقاموں
میں اپنی پرانی خندقوں پر قابض دیکھا ہوگا۔ اب زار کو اپنی کامیابی کا پورا بھروسہ
تھا۔ اور اس نے ایک تیر کے ذریعہ ایک خط قلعہ آزوف کے اندر پہنچا دیا۔ اس خط میں
بہت معزز شرطیں لکھی ہوئی تھیں۔ ترکوں نے اس کا جواب توپ کے گولوں سے
دیا۔ چنانچہ پیٹر کی نیک نیت تدبیر حقارت میں اڑائی گئی۔ روسیوں کی طرف سے ایک
بڑا بھاری دمدمہ شہر کی دیواریں توڑنے کے واسطے بنایا گیا۔ اور جس وقت جرمن انجنیر
آئے تو انہوں نے ایسی جگہیں بتلائیں جہاں سے کہ دیواروں پر بہت ہی کاری نشانے
لگ سکیں۔ لیکن بے صبر کاسک (روسی دہقان) مناسب وقت تک ضبط نہیں کر سکتے
تھے۔ انہوں نے متفق ہوکر فوراً ایک زور آور حملہ کیا اور اچھی طرح سے دیواروں تک گھستے
چلے گئے۔ لیکن چونکہ کسی روسی فوج نے ان کی مدد نہ کی۔ ان کو مجبوراً ایک برج کے
پیچھے جس پر کہ قابض ہوگئے پناہ لینی پڑی۔ دوسرے دن ایک عام حملہ کا حکم دیا گیا
لیکن حملہ ہونے سے پیشتر ترکوں نے اس شرط پر اطاعت قبول کر لی کہ ان کی جان
بخشی کی جاوے۔ اور ان سب کو معہ اہل و عیال شہر سے جنگی اعزاز کے ساتھ
چلے جانے دیا جاوے۔ یہ شرطیں منظور کی گئیں اور پیٹر کی طرف سے پوری ایمانداری
کے ساتھ پوری کی گئیں۔ روسیوں نے شہر کو بہت ویران حالت میں پایا اور ان
لڑنے والوں کو مال غنیمت کچھ بھی نہ ملا۔ ہاں البتہ صرف توپیں تھیں کیونکہ یہاں اور ہتھیار
اور بارود کا تو پتہ بھی نہ تھا۔

پیٹر نے پہلے پہل اپنے بیڑے کے واسطے بندرگاہ کی تجویز کی۔ شہر اچھی
طرح سے محفوظ کیا گیا۔ اور جب سب کچھ اپنی مرضی کے مطابق ہو گیا۔ تو پیٹر معہ اپنے [illegible]
کے ماسکو واپس آیا۔ جہاں کہ لوگوں نے نہایت خوشی اور دلی جوش سے ان کا خیر
مقدم کیا۔ چنانچہ خود پیٹر کا قول تھا کہ [illegible]
ماسکو میں داخل ہوا تھا۔ لیکن پیٹر اپنی تعریفوں سے [illegible]
رہا۔ اس نے اپنی اس خواہش کو جو مدت سے اس کے دل میں بسی ہوئی تھی
پورا کرنے کا ارادہ کیا۔ اس کی خواہش تھی کہ ایک بیڑہ جہازات کا بنایا جاوے

جو کہ صرف دل بہلاؤ اور تماشے کے قابل ہی نہ ہو بلکہ ایک ایسا جنگی بیڑا ہو جو کہ اس کی سلطنت
اور روز افزوں شہرت کے لائق ہو۔ چنانچہ اُس نے ممالک غیر سے جہاز بنانے والے
کاریگروں کو بلایا۔ اور اپنے ملک میں بھی ہر درجے کے لوگوں کو طلب کیا۔ تمام آدمی عام
و خاص سوداگر اور زمیندار انہی جہازوں اور دوسری کشتیوں کی تیاری میں اپنی وسعت
کے موافق مدد دینے کے واسطے مجبور کئے گئے۔ پروسی ٹھیکے داروں کو جہاز بنانے کا ٹھیکہ
دیا گیا۔ اور خاصکر وینس کے باشندوں نے اپنی کاریگری میں شہرت حاصل کی۔ آزوف
آباد کیا گیا۔ اور یہاں روسی حکومت قایم ہو گئی۔ پیٹر نے بہت سے اعلے خاندانوں کے
آدمیوں کو ہی بطور وکیلوں کے دور دور ملکوں کو جہاز بنانا سیکھنے کے لئے بھیجا۔ کچھ
لوگ وینس کو بھیجے گئے۔ کچھ انگلستان کو اور زیادہ تر ہالینڈ کو۔ اسوقت تو یہ حکم ان
لوگوں پر جو اسطرح سے دفعتاً اپنے اہل و عیال سمیت صرف اپنے خرچ پر ملک سے بدر کر دئے
گئے بڑی بھاری مصیبت تھی۔ مگر یہ ایک عجیب بات ہے کہ اگرچہ ان لوگوں میں
سے بہت سے لوگ زار اور اُس کے جانشینوں کی دربار میں بڑے با اقتدار
بن گئے مگر ایک نے بھی بحری کاموں میں شہرت نہ پیدا کی۔ اس زمانہ
میں روسیوں میں سفر کرنے کا رواج عام نہ تھا۔ اور نہ جا بجا خصوصاً خشکی پر سفر
کرنے کے آسان ذریعے حاصل تھے۔ سفر پر خرچ بہت ہوا کرتا تھا۔ تعلیم۔ غیر ملکوں کی
زباندانی اور نیز علم جغرافیہ روسیوں میں بہت کم تھے۔ لہذا پیٹر کی ہوشیار طبیعت
میں اپنے ملک کی ترقی کا بہت ہی خیال ہوگا کہ اس نے ان امیروں کو معہ ان کے
خاندانوں کے ان کے اپنے خرچ پر اجنبی لوگوں میں بھیج دیا۔ اسنے جو کچھ کیا وہ اپنے
وطن کی بھلائی اور فائدے کے واسطے کیا۔ چنانچہ پیٹر جو کہ اب تمام ملک روس
کا زار تھا۔ اپنے ضدی لڑکپن سے نکلکر ایک ہوشیار تندخو مگر ساتھ ہی حلیم الطبع
جوان بن گیا اور اگرچہ جیسا کہ ہم کہ سکتے ہیں یہ قریباً جاہل تھا مگر تاہم اُس قوم میں
جو اُس کی حفاظت میں تھی اس نے اپنے ہاتھ سے تعلیم کی بنیاد رکھی۔ اب ہم
زار کی مغربی سیر اور ہالینڈ اور انگلستان میں اس کے قیام کا ذکر
کرتے ہیں ❊

زار کا سفر مغربی یورپ اور جرمنی میں

لارڈ میکالے لکھتا ہے کہ پیٹر کا سفر تواریخ میں ایک بہت بڑا مشہور واقعہ ہے۔ اور صرف
روس ہی کی تواریخ میں نہیں بلکہ تمام دنیا کی تواریخ میں۔ اور اس میں تو کچھ شک
نہیں کہ پیٹر کے ملک کی تواریخ میں یہ تو بہت ہی مشہور واقعہ تھا۔ زار کا ارادہ
تھا کہ اپنے ملک میں اصلاح کرے اور تنزل کو مغلوب کرے۔ اور اس کے واسطے
سب سے پہلے ایک بیڑے کی ضرورت تھی۔ یہ اس سے پہلے مذکورہ بالا پچاس
آدمی فن جہاز سازی سیکھنے کے واسطے ممالک غیر کو بھیج چکا تھا۔ لیکن اب اس نے
خود اپنی تدبیر پر عمل کرنے اور خود ہالینڈ جانے کا ارادہ کیا۔ ہالینڈ میں اس وقت فن
جہاز سازی کمال کے اعلیٰ درجہ پر پہنچا ہوا تھا۔ لیکن پیٹر نے وہاں شاہانہ طور پر
جانا مناسب نہ سمجھا۔ اس کو ہر ایک قسم کی ظاہری شان و شوکت ناپسند تھی۔
لہذا ایک سفارت مقرر ہوئی۔ زار نے اس میں ایک عہدہ اپنے ہمراہیوں سے
کمتر پسند کیا۔ اور یہ اور اور پچاس آدمی اور جنرل لی فورٹ دو اور سفیروں کے ہمراہ
چلنے کو طیار ہوئے۔ سفارت کی ہمراہ وہی امرا روانہ ہوئے تھے جن کو زار نے خود
منتخب کیا تھا ان میں سے بہت سے اس کے پرانے ہمجولی اور لڑکپن کے اُس
زمانے کے دوست تھے کہ جب کہ فنون سپاہگری اور جہاز سازی کی بطور تماشے کے
مشق کی جاتی تھی۔ کل سفارت میں ۲۵۰ آدمی تھے۔ جب یہ سب تیاریاں ہو چکیں
تو سلطنت تین شخصوں کی ایک کونسل کے سپرد کی گئی۔ اور تمام حکومت ان کی ہاتھ
میں دی گئی۔ اور زار ۲۰ مارچ ۱۶۹۷ء کو نہایت سخت احتیاط کے ساتھ بھیس بدل کر
روانہ ہوا سفارت پہلے وائنا کو روانہ ہوئی۔ لیکن اس زمانے میں آسٹریا کے
دار الخلافہ تک پہنچنا کوئی آسان بات نہ تھی۔ خصوصاً پیٹر کی روانگی کے وقت
تو بہت مشکل تھا۔ کیونکہ پولنڈ میں اس وقت فساد مچا ہوا تھا۔ لہذا ریگا
[illegible] سڈن کے راستہ سے سفر کرنا پڑا۔ زار کی اضطراب کے باعث یہ لوگ
ریگا میں امید سے پہلے پہنچ گئے۔ مگر یہاں پر سفارت کی مرضی کے موافق آؤ بھگت

نہ ہوئی۔ یہاں ان کو ایک ہفتہ رہنا پڑا۔ زار کو ہمیشہ سے عجیب عجیب چیزوں کے دیکھنے کی خواہش تھی۔ اور عادتاً اس کو ہر ایک جگہ کا حال معلوم کرنے کا بہت شوق تھا۔ قلعہ بند کو خود ملاحظہ کرنے اور ہر ایک مقام کو دیکھنے بہانے چلا گیا۔ ایک موقعہ پر اس قسم کی سیر کرتے وقت ایک سنتری نے اس کو دھکے دیکر نکال دیا۔ اس پر یہ بہت ناراض ہوا۔ لیکن سنتری پر اس امر کا کوئی الزام نہیں لگ سکتا۔ کیونکہ اس نے ایک ظاہر عام آدمی کو ہر ایک مقام کے ضروری حالات لکھتے ہوئے دیکھا تھا۔ اور درحقیقت کوئی وجہ نہ تھی کہ پیٹر اس پر شاکی ہوتا۔ سنتری نے معافی مانگ لی۔ اور سفیر راضی ہوگئے۔ لیکن پیٹر ریگا میں بہت دق ہوا اور بہت جلد موقع پاکر یہاں سے چلدیا۔ کسی نے بھی یہاں اس کی کچھ خاطر تواضع نہ کی۔ اور ہم جانتے ہیں کہ یہاں اس کو اپنے شوق سے سیری ہوگئی نہ کوئی یہاں تماشہ تھا نہ شغل تھا۔ پیٹر نے اس جگہ کو سنسان پایا۔ اس نے اس شہر کو بہت ناپسند کیا اور اس کو "ملعون مقام" خطاب دیا +

زار یہاں سے ظاہر اودستانہ طور پر رخصت ہوا۔ اور ریاست کرلینڈ میں پہنچا۔ یہاں کا ڈیوک سے فورٹ کا ایک پرانا دوست تھا اس نے زار اور اس کے دوستوں کی ضیافت کی۔ زار نے تھوڑی دیر کے واسطے ڈیوک کے سامنے اپنا بھیس اتار ڈالا۔ یہاں فریڈرک الگزنڈر نے جو کہ بعد میں پرشیا کا بادشاہ ہوگیا تھا اپنے آدمیوں کو دریافت کرنے کو بھیجا کہ آیا زار روس درحقیقت وواردوں میں موجود ہے اور جب اس کو خبر ملی تو اس نے زار سے ملاقات کرنی چاہی۔ پیٹر اس وقت دوستانہ طور پر مہمانوں کی طرح سمندر کے راستہ بندرگاہ پلاکو آ رہا تھا۔ فریڈرک کے آدمی جب جہاز پر پہنچے تو پیٹر اپنے بدلے ہوئے بھیس میں تھا۔ اس نے ان آدمیوں کو جواب دیا کہ کوئی شخص جہاز پر فریڈرک کے سلام کے قابل نہ تھا اور کوئی ملاقات نہیں ہو سکتی تھی۔ زار ایک پوشیدہ مکان میں آکر ٹھہرا اور فریڈرک کی ملاقات قبول کرنے سے انکار کیا۔ مگر اس نے ایک بند گاڑی میں جاکر فریڈرک سے خود ملاقات کی بعدازاں فریڈرک نے اسکی اپنے محل میں ضیافت کی جہاں پیٹر مختلف کاموں میں شریک ہوا اور ایک ریچھ کی لڑائی بھی دیکھی +

ابتک یہاں پیٹر کے ساتھ کوئی دو ایک ہی آدمی تھے اور جب تک

تمام سفارت نہ پہنچ لی کوئی بڑا تماشہ نہ ہو جسوقت سفارت پہنچگئی تو اس کی خاطر
آتشبازی چلائی گئی اور اور تماشے بھی کئے گئے۔ اس سے پیٹر بہت محظوظ ہوا۔
کہتے ہیں کہ دونوں بادشاہ ایک دوسرے کے ساتھ درحقیقت بہت اچھی طرح پیش آئے
کانگسبرگ میں تقریباً ایک مہینہ گذر گیا۔ پھر پیٹر بندرگاہ پلاؤ میں کچھ عرصہ تک مقیم رہا
مسٹر سکوئلر نے ایک ماجرا بیان کیا ہے کہ جس سے پیٹر کی خو بو معلوم ہوتی ہے۔ یہ
ماجرا اس کے قیام کے اختتام پر فریڈرک کے ساتھ پیش آیا۔ فریڈرک نے زار
سے کسی معینہ دن پر ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تھا اور پیٹر نے اپنے معمولی
شوق سے اپنے آنے والے مہمان کی مدارات کی تیاریاں کی تھیں۔ اس نے اس
موقعہ کے واسطے کچھ آتشبازی بھی بنائی تھی۔ مگر جس وقت آیا تو فریڈرک
کو مجبوراً مقام میمل جانا پڑا۔ لہذا فریڈرک نے پیٹر سے معافی مانگی اور [illegible]
بجائے اپنے ایک مشیر کو اس کے پاس بھیج دیا۔ مسٹر سکوئلر کہتا ہے پیٹر طفلانہ وار خفا ہوا
اور اس بات کی خفگی میں کہ اپنی آتشبازی نہیں دکھا سکا تھا اپنا تمام غصہ فریڈرک
کے آدمیوں پر نکالا۔ یہ لوگ یہاں آکر ہوا خوری کے بہانہ سے کمرے سے نکلکر چلے گئے۔
جب پیٹر کو یہ تمام معلوم ہوا تو ان کو واپس بلوا لیا۔ اور غصے سے کاونٹ وان کریزن
کی طرف دیکھکر ڈچ زبان میں بے غورٹ سے کہنے لگا "الکٹر تو بہت اچھا آدمی
ہے۔ مگر اس کے مشیر سب شیطان ہیں" یہ کہکر [illegible] اس کا خیال
کرکے یہ اس کی طرف جھپٹا اور چلا کر کہا "جاؤ! چلے جاؤ!" اور اس کو دھکا
دیکر پیچھے ہٹا دیا۔ اس کا غصہ جب ٹھنڈا ہوا تب اس نے فریڈرک اپنے "بہت ہی عزیز
دوست" کو ایک خط اعتذار شکایت و درخواست معافی کا لکھ دیا تھا۔

یہاں سے چلکر یہ بہت جلد کوپن برگ پہنچا۔ اسجگہ پیٹر ہینوور کی ملکہ صوفیہ
اور اسکی لڑکی شارلاٹ سے ملا۔ یہ دونوں عورتیں اس کی ملاقات کو آئی تھیں۔ انہیں
اس ملاقات سے بہت دلچسپی تھی جیسے کہ ان عورتوں کے خطوط سے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ
لکھتی ہیں کہ پیٹر [illegible] اچھی طرح کھانا کھانے سے ایک استاد کی طرح [illegible] ہے۔ [illegible]
لکھتی ہے [illegible] کی ایک قدرتی خوش [illegible] کی وضع [illegible] سے [illegible] بہت
خوش ہوتی ہوں۔ ان خطوط سے ہم کو زار کی شکل و شباہت کا بھی کچھ حال معلوم

ہے۔ جو یہاں قابل بیان ہے "زار بہت دراز قامت ہے۔ اس کے نقش و نگار عمدہ ہیں۔
شکل شریفانہ ہے۔ یہ بڑا زندہ دل ہے اور بہت حاضر جواب ہے . . . . . . مگر تھا
کہ اس کی چال ڈھال گنواروں جیسی نہ ہوتی"۔ ایک اور خط میں صوفیہ لکھتی ہے "میں
مشہور زار کے سفرنامہ پر قابض کر دوں اگر یہ کہوں کہ اس کو حسن کی جادو نگاری کا وقوف
ہے۔ لیکن پوست کندہ بات یہ ہے کہ میں نے اس میں بہادری کا کوئی خاصہ نہ دیکھا
ناچتے وقت انہوں نے (زار اور اس کے ہمراہی) ہمارے زنانے لباس کی مصنوعی ہڈیوں
کو ہمارے بدن کی ہڈیاں سمجھا۔ اور زار نے اپنا تعجب یہ کہکر ظاہر کیا کہ جرمنی کی عورتوں
کی ہڈیاں بہت سخت ہوتی ہیں"۔ اخیر میں تمام مشاہدات پر ان کی یہ رائے ہے
"اگر اس کو اچھی تعلیم ملی ہوتی تو یہ ایک باکمال آدمی ہوتا کیونکہ اس میں بہت سی اچھی
صفتیں ہیں اور اس میں قدرتی ظرافت لامحدود ہے"

ہم سمجھتے ہیں کہ مذکورہ بیان بہت درست ہے۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ جرمن عورتوں نے پیٹر اعظم کو بہت سختی سے جانچا اور نہایت ہوشیاری سے
اسکا اندازہ لگایا +

ہالنڈ میں پیٹر کا قیام

یہاں سے پیٹر فوراً ہالنڈ میں پہنچا۔ اور ایک چھوٹے سے شہر زاردم یا سارڈم نامی میں
رہائش اختیار کی۔ وہ مکان جس میں یہ ٹھہرے تھے اب تک موجود ہے
اور بہت سے مشہور سیاح سارڈم میں اس کو دیکھنے گئے ہیں۔ اس وقت میں جہاز
سازی کا بازار سارڈم کے مشرقی و مغربی حصوں (اگاڈام) میں بہت گرم تھا۔ ان
دونوں گاؤں کے درمیان دریائے زان واقع تھا۔ ۱۸۱۱ء میں دونوں گاؤں ملا دئے
گئے۔ یہ مقام ایمسٹرڈم سے صرف ۵ میل کے فاصلہ پر دریا کے دہانے سے اوپر کو واقع
ہیں یہاں پیٹر ۱۸ اگست کو صرف اپنے چھ ہمراہیوں کے ساتھ فن جہاز سازی
سیکھنے کو پہنچا۔ سارڈم میں یہ فن اسوقت کمال پر پہنچا ہوا تھا۔ اتوار کا دن
تھا جب یہ پہنچا۔ یہ اور اس کے دوست ایک ملاح کی ڈونگی دیکھ رہے تھے جا اترے

مگر بعد میں اُن کو اُن کے ایک واقف ماسکو کے لوہار نے ایک مکان رہنے کو دیا۔ پیٹر نے کام پر لگنے میں کچھ دیر نہ کی۔ دوسرے روز یہ نجاروں میں بھرتی ہو گیا۔ لیکن عوام الناس میں اس پر بہت حیرت پھیل گئی۔ اور اب یہ نہ تو بھید چھپا اور نہ انجان رہ سکتا تھا۔ کیونکہ اس کی درازقامتی نے اس کو فوراً مشہور کر دیا جن امروں سے پیٹر ظاہر ہوا وہ بہت عجیب ہیں۔ پیٹر نے کچھ بیر خرید کر اپنی موم جامے کی ٹوپی میں بھر لئے اور یہ سارڈم کی گلیوں میں پھر رہا تھا کہ لڑکے اس کی وضع قطع دیکھکر اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس نے ان کو بھی اپنے بیروں میں شریک کر لیا۔ ان آوارہ مزاج ساتھیوں میں سے کسی ایک نے یا تو شرارت سے اور یا یہ سمجھکر کہ ان کو بیر کم ملے تھے پردیسی کو برا بھلا کہنا شروع کیا۔ پیٹر ہنسنے لگا اور ان کو چھڑانا شروع کیا۔ انہوں نے لڑکپن سے اپنا غصہ زار پر اینٹیں کیچڑ پھینک کر نکالا۔ فساد یہاں تک بڑھا کہ پیٹر کو مجبوراً ایک سرائے میں پناہ لیکر مجسٹریٹ کو بلوانا پڑا۔

اسوقت پیٹر کو ضرور تھا کہ اپنا کچھ حال بھی کھولنا پڑا۔ اور لائق مجسٹریٹ نے اس امر کا اشتہار دیا کہ تمام معزز پردیسیوں کی عزت کرنی چاہئے۔ روس سے ایک خط آیا جس میں سفارت اور زار کی روانگی کا حال درج تھا۔ پیٹر پر جو لوگوں کا شک تھا وہ اور بھی پختہ ہو گیا۔ اس خط میں اس مشہور پردیسی کا تمام حلیہ لکھا ہوا تھا۔ "۷ فٹ لمبا۔ دفعتہً منہ بنانا۔ بیقراری سے ہاتھوں کو حرکت دینا۔ رخسار پر ایک خال"۔ پیٹر کو دیکھکر کوئی غلطی نہ کھا سکتا تھا۔ یہ افواہ سب طرف پھیل گئی۔ اور پیٹر کے گرد اس قدر بھیڑ بھاڑ رہنے لگی کہ سارڈم میں صرف ایک ہی ہفتہ کی رہائش کے بعد یہ بہت خوشی سے اپنی کشتی میں کود پڑا اور ہوا کی کچھ پرواہ نہ کر کے امسٹرڈم کو روانہ ہو گیا تاکہ سارڈم کے لوگوں کی جاسوسانہ نظروں سے امن پائے اس کی سفارت بھی ابھی پہنچی تھی۔ اور یہ سفارت کے ساتھ رہنے لگا۔ لہذا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیٹر کو سارڈم میں اپنی جہازسازی کی ذرا بھی فرصت نہ ملی۔ یہ ہر ایک امر کی بال بال تحقیق کرتا تھا۔ اس نے یہاں ہر ایک چیز کا حال پوچھ لیا تھا۔ اور تمام کارخانوں کو دیکھ لیا تھا۔ چنانچہ بجز اپنی کشتی میں ایک مستول لگانے کے دریائے زان پر اس نے اور کچھ کام نہ کیا تھا۔

امسٹرڈم میں سفارت کا جوش سے خیر مقدم کیا گیا۔ اور ضیافتیں دی گئیں

لیکن پیٹر کو صرف جہاز سازی سیکھنے کی فکر تھی۔ اس نے یہاں کے چیف مجسٹریٹ کو اپنا سارا
حال بتلا دیا اور اس سے پوچھا کہ آیا یہ (پیٹر) انجان طور پر کارخانہ جہاز سازی میں کام کر سکتا
ہے یا نہیں۔ مجسٹریٹ نے اس درخواست کو ہالینڈ کی ایسٹ انڈیا کمپنی کے سامنے پیش
کیا۔ کمپنی کے کارکنوں نے اس "اعلےٰ شخص" کو اپنے کارخانہ جہاز سازی میں کام کرنے
کی اجازت دی۔ انہوں نے اس کو کارخانے کے احاطے میں رہنے کو مکان بھی دیا تاکہ
یہ بلا وقت اسی جگہ رہے اور کام کرے۔ ان کا خلق اسی پر ختم نہ ہوا۔ بلکہ انہوں نے ایک
کشتی بنانے کا ارادہ کیا تاکہ شخص مذکور کو اس فن کے تمام پہلو ترتیب وار معلوم ہو جائیں کہ
جن سے کہ ایک جنگی جہاز تیار ہوتا ہے۔ مخفی زار فوراً اپنے اوزار لینے کے واسطے زاندم
کو روانہ ہوا۔ اور واپس آکر اوسٹن برگ میں جہاں کمپنی کے جہاز کھڑے ہوتے تھے
کام پر لگ گیا +

اس کارخانہ میں روس کا پیٹر اعظم پورے ۴ ماہ تک ایک عام بڑھئی کی
طرح کام کرتا رہا۔ یہاں یہ اپنے ہمراہیوں میں سے دس دوستوں کے ساتھ ایک ڈچ افسر
کے ماتحت کام سیکھتا تھا۔ زار حکم کا ایسا پابند تھا کہ ایک موقعہ پر اس کے ملاقاتیوں کے
سامنے کارخانہ کے افسر نے اس کو "پیٹر" کہہ کے پکارا اور اپنے ساتھیوں کی مدد کرنے
کو کہا۔ پیٹر اعظم نے بغیر کچھ کہنے کے اپنے کام کرنے کے اوزار رکھ دیئے اور تعمیل حکم میں
ذرا تامل نہ کیا۔ اس نے کبھی اپنے رتبہ کا دعوےٰ نہ کیا۔ بلکہ درحقیقت یہ بہت سخت
ناراض ہوتا تھا جب کہ کوئی شخص اس کے اعلےٰ رتبہ کے مطابق عزت سے اسے
بلاتا۔ اور دوسری صورت میں یہ بہت ملنساری سے اس شخص سے گفتگو کرتا جو اسے
پیٹر بڑھئی کہہ کر مخاطب کرتا۔ اس کا سارا مدعا یہ تھا کہ کچھ ہنر سیکھے اور سودمند بنے۔ اس
نے دانت نکالنے کی مشق اپنے نوکروں پر کی۔ یہ کام درحقیقت پیٹر کو پسند تھا۔ اس نے شفاخانوں
میں فصد کھولنا سیکھا۔ خیاطی اور کفش دوزی کی بھی مشق کی۔ اس تمام عرصے میں یہ روز
مرہ جنگی جہاز پر کام سیکھنے جاتا رہا۔ جو کہ آخر کار ختم ہو گیا اور اب پیٹر کا چلبلا
بیٹھنے والا دل اپنے ارادوں کی جولانی کے واسطے نئے میدان تلاش کرنے لگا +

یہ امر اس کی تلون مزاجی یا مقام بدلنے کی محبت پر مبنی نہ تھا۔ بلکہ اس کی
کسی ایسے دلخواہ طریق سے تسلی نہ تھی جیسے کہ امسٹرڈم میں جہاز سازی جاری تھی

پیٹر کو کوئی مستقل چیز بنانے کی ضرورت تھی۔ اور وہ ایک ایسے نقشہ کی ضرورت تھی کہ
جس پر یہ کام کر سکے۔ یہ کشتیوں کے بارے میں ایسی تجویز تھی جو ہالینڈ میں میسر نہ ہو سکتی
تھی۔ ڈچ تجار اپنے خانگی کاروبار میں لگے رہتے تھے۔ ان سے اس کی تسلی نہ ہوئی۔ پس
اس نے انگلستان جاکر انگریزی طریقہ جہاز سازی دیکھنے کا ارادہ کیا۔ اور فوراً اس ارادہ
کی تکمیل کی گئی۔ انگلستان کے بادشاہ ولیم سوم نے اس کے واسطے ایک بہت خوبصورت
چھوٹا سا جہاز معہ جہازرانوں کے بھیجا۔ پیٹر نے ڈیپٹ فورڈ جانے کی بادشاہ سے اجازت
حاصل کی۔ اور ۱۰ جنوری ۱۶۹۸ء کو یہ انگریزی جہازوں میں جو اس کے لینے کو آئے
تھے سوار ہوکر ہالینڈ سے چل پڑا۔

انگلستان میں پیٹر کا قیام

زار ۳ فروری کو انگلستان میں پہنچا۔ اور دریائے ٹیمز میں لنڈن تک جہاز پر آیا۔
سٹرینڈ کے محلہ نارفوک کے ایک مکان میں ٹھہرا۔ اس جگہ پر اب ایک ہوٹل ہے
بادشاہ نے خود یہاں آکر اس سے ملاقات کی۔ کہتے ہیں کہ پیٹر نے بغیر کوٹ پہنے بادشاہ
کا نہایت افسردہ دلی سے استقبال کیا۔ ارل آف ڈارمتھ کا بیان ہے کہ پیٹر کا ایک
عزیز بندر تھا جو پیٹر کی کرسی کی پشت پر بیٹھا کرتا تھا۔ اور جس دم بادشاہ آکر بیٹھا
بندر اس پر غصہ سے کود پڑا۔ اور پیٹر کو اپنے اس عزیز دوست کی حرکت پر بہت
معافی مانگنی پڑی۔ زار پارلیمنٹ کو کھلے دیکھنے کا بہت مشتاق تھا۔ مگر منظور یہ تھا کہ یہ
خود (پیٹر) تو سب کو دیکھے اور اس کو کوئی نہ دیکھ سکے۔ لہذا پیٹر چھت پر ایک نابدان
میں ٹہلایا گیا۔ مگر یہاں اس پر ایسے قہقہے اڑے کہ اس کو مجبوراً واپس آنا پڑا۔
امیر البحر مشل پیٹر کی حاضری میں مقرر ہوا کہ جس کو ہمیشہ زار کی خدمت میں حاضر
رہنے کا حکم ملا۔ ۱۶۹۸ء میں انگلستان میں بھی روس کے برابر سخت سردی پڑی
مگر باوجود موسمی رکاوٹوں کے پیٹر کی سیلانی روش میں کچھ کمی نہ آئی اس نے
لنڈن کے تمام مشہور مقامات کی سیر کی۔ ان میں سے اکثر سیروں میں لارڈ
کرمرتھن اس کا رفیق تھا۔ یہ شخص ایک بے ہنگم سا امیر تھا۔ پیٹر ان دونوں کے

رفتہ رفتہ میں صد درجہ کی مے نوشی کیا کرتا تھا۔ اور عادتاً ذاتی خوش کرنے کے لئے ایک کمزور سرد برانڈی کا شربت سیاہ مرچ سے گرم بنا کر پیا جاتا تھا۔ پیٹر جب لنڈن کے تمام مقامات اور تماشہ گاہوں کی سیر کر چکا اور کئی شخصوں سے واقفیت پیدا کر لی تو جہتم - وولچ - ڈیٹ فورڈ کے بندرگاہوں اور اور مختلف مقامات کو گیا۔ ڈیپٹ فورڈ میں یہ اولین کے مکان میں اترا۔ اور اپنے توہمات میں مصروف ہوا۔ ایک طفلانہ حرکت جو یہاں زار سے سرزد ہوئی وہ یہ تھی کہ یہ ایک ہاتھ گاڑی پر سوار ہو کر سیر کو نکلا۔ اس نے مکان کو ایک غلیظ حالت میں چھوڑا۔ کیونکہ روسیوں میں اُن دنوں مطلق صفائی کا خیال نہ تھا۔ اولین اپنے روزنامچہ میں لکھتا ہے "میں ڈیپٹ فورڈ کو اپنا مکان دیکھنے گیا کہ زار نے اس کو سہ ماہ کی رہائش میں کس قدر خراب کر دیا ہے۔ میں سر کرسٹوفرن۔ شاہی ناظر اور اُس کے باغبان مسٹر لنڈن کو اپنے ساتھ خرچ مرمت کا تخمینہ کرانے کو لے گیا۔ انہوں نے اس پر میرے واسطے خزانہ کے افسروں کو ۱۵۰ پونڈ ہرجانہ ملنے کو اپنی رپورٹ میں لکھا" باوجود اپنی بے ضابطگیوں کے پیٹر استقلال سے اپنے کام پر لگا رہا۔ دن بھر تو ڈیپٹ فورڈ میں محنت کرتا۔ اور پھر ٹاور کے قریب ایک سرائے میں شراب پینے آتا جہاں کہ یہ اور اس کے خوش طبع دوست بہت سخت مے نوشی میں مشغول ہوتے یہاں اس کا بہت سا وقت سمندر کے کنارے صرف کرتا۔ یہاں سے یہ پورٹسمتھ کو گیا جہاں اس نے ایک نقلی لڑائی دیکھی اور بحری محاصرہ کا ملاحظہ کیا۔ یہ آکسفورڈ بھی گیا۔ اور یہاں اس کو ڈاکٹر آف لاز (ایل۔ ایل۔ ڈی) کا خطاب دیا گیا۔ پیٹر نے انگلستان میں اپنے قیام سے بہت فائدہ اٹھایا۔ کیونکہ وہاں سے اس نے صرف جہاز بنانا ہی نہ سیکھا بلکہ بہت سے کارآمد آدمیوں کو مختلف کاموں پر روس بھیجنے کے واسطے نوکر بھی رکھا۔ ان میں کئی جہاز بنوانے والے۔ کئی سر عمارت گر۔ انجنیئر اور بہت سے دیگر پیشہ ور تھے۔ زار اور بادشاہ ہمیشہ آپس میں نہایت دوستانہ طور پر پیش آتے رہے۔ اور زار نے بادشاہ کی تصویر اپنے پاس رکھنے کو لی۔ یہ تصویر دربار ہیمپٹن کے تصویر خانہ میں ہے یا کبھی تھی ملا۔

انگلستان میں پیٹر کا قیام اب قریب الاختتام تھا۔ اس کا دل جہاز اور جہاز سازی کے کاموں میں لگا ہوا تھا۔ یہاں کسی طرح کی کوئی تفکرات سے

نرستاتے تھے۔ اس کا ارادہ یہاں سے وینس جانے کا تھا کیونکہ یہاں اس زمانہ میں ہلکی ہلکی کشتیاں بحیرہ روم پر چلانے کے لئے بنا کرتی تھیں۔ اس نے ان کشتیوں کا بنانا سیکھنا چاہا تھا۔ جو کچھ یہ اپنی نشانی انگلستان میں اپنے پیچھے چھوڑ گیا اُس کو سالسبیری کے بشپ برنٹ نے بہت درستی سے ذیل کی عبارت میں درج کیا ہے :۔

"یہ ایک بڑا تند مزاج آدمی ہے۔ بہت جلد بھڑک اٹھتا ہے۔ اور اپنے غصے میں بہت دیوانہ ہو جاتا ہے۔ یہ اپنی قدرتی حرارت کو کثرت مے نوشی سے بڑھاتا ہے۔ مے نوشی کی یہ بہت شدت سے مشق کرتا ہے۔ اس کا تمام بدن مع سر کے ہر وقت متحرک رہتا ہے۔ اس کی لیاقت بھی کم نہیں ہے۔ اس کو تعلیم بہت کم ملی ہے۔ مگر اس کی تعلیم کی مقدار سے بہت بڑھ کر اس میں علمی مادہ موجود ہے بہت دفعہ اور یقیناً اس میں غصہ کی کمی اور عقل کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ یہ حسیم اور قوی بھی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے اس کو بجائے ایک بڑا شاہزادہ بننے کے ایک جہازی نجار بنایا تھا"

۲ مئی کو پیٹر انگلستان سے امسٹرڈم کو واپس گیا۔ یہاں اس کے ہمراہیوں میں اس کی غیر حاضری سے بہت تشویش پھیلی ہوئی تھی۔ کیونکہ بری کی شدت اور برفباری کے سبب یہاں اس کا کوئی خط نہ پہنچا تھا۔ اس کا وینس جانے کا ارادہ روس سے خبر آنے پر ملتوی کیا گیا۔ روس میں اس وقت ابتری پھیلی ہوئی تھی۔ یوروپ کی اور خبروں نے بھی اس کو جلدی یہاں سے رخصت ہونے پر مائل کر دیا۔ اس کو وائنا جانے اور آسٹریا کی فوج اور اس کے فنون جنگ سے واقفیت حاصل کرنے کا بہت اشتیاق تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وائنا جانے سے یہ بہت خوش نہ ہوا۔ کیونکہ اگرچہ وہاں کا ملکی انتظام تسلی بخش تھا مگر خاص درباری پابندی اور تکلف سے یہ بہت دق ہوا۔ اب اس نے وینس جانے کی طیاری کی اور درحقیقت اس کے تھوڑے سے ساتھی وہاں بھیج بھی دئے گئے کہ راستے میں ماسکو سے ایک خوفناک خبر پہنچی۔ سٹریلٹز کی سپاہ نے بغاوت کی تھی۔ اور مستند ماسکو کو بڑھے چلے آرہے تھے۔ جنرل گورڈن جس کو زار شہر میں چھوڑ کر آیا تھا اس کا ذمہ وار تھا۔ اس نے باغیوں کا مقابلہ کرکے

ان کو بالکل پس پا کر دیا۔ کثرت سے باغی مارے بھی گئے اور بہت سے افسر پکڑ کر زار کے آنے تک قید خانے میں ڈال دیئے گئے۔ پیٹر نے ماسکو واپس جانے میں کچھ بھی دیر نہ لگائی اور سترہ ماہ کا زمانہ غیر حاضر رہکر ۴ ستمبر کو پھر اپنے دارالسلطنت میں پہنچگیا۔ پر ماسکو میں نہ ٹھہرا بلکہ فوراً اپنے مصاحبوں کے ساتھ پر یوبرے شنسکی میں اپنے محل کو چلا گیا اور ایسی جلدی تھی کہ اپنی بیگم تک سے بھی نہ ملا۔

مصالح یعنے ریفارم پیٹر اعظم

جس بلوہ کے باعث پیٹر کو ماسکو واپس آنا پڑا اسکا ظہور اس غلط خیال سے پیدا ہو کہ زار اب روس کو کبھی واپس نہ آئیگا۔ اور چونکہ اس قدر عرصہ اس کو گئے ہوئے گذر چکا تھا۔ امرا کو یا کم از کم ان کو کہ جو ان میں ناخوش تھے یہ یقین ہو گیا کہ زار نے درحقیقت تخت چھوڑ دیا ہے۔ مزید براں ان لوگوں کو کامل یقین تھا۔ کہ پیٹر اپنی واپسی پر بہت سے پردیسی اپنے ہمراہ لائیگا کہ جن کے ذریعہ سے یہ ہر طرح کے اصلاح کار رواج دیگا۔ اور روسی اصلاح کے بہت سخت مخالف تھے۔ بغرض جنرل گوڑون نے بغاوت اس کے آنے سے پہلے فرو کر دی۔ یہ جنرل چونکہ پردیسی تھا جب تک کہ باغی فوجوں سے عہد و پیمان جاری رہے دبا بیٹھا رہا مگر جب لڑائی چھڑ گئی تو اس نے مفسدوں کو خوب قتل کیا اور بہت سے قیدی زار سے سزا دلانے کو بھی رکھ چھوڑے تھے۔

سزائیں بہت ظالمانہ تھیں پیٹر کی وحشیانہ فطرت نے نہایت خونخوار طور پر ظہور پکڑا۔ کئی بدنصیب پہیوں کے نیچے کچلوائے گئے۔ کچھ گردن تک زمین میں زندہ گاڑے گئے۔ زار کو باغیوں سے انتقام لینے کی ایسی چاہ تھی کہ بہت سے بدنصیب اس نے خود اپنے ہاتھ سے قتل کئے کہتے ہیں کہ مفسدوں میں سے ایک شخص ایوان اور لاف بھی۔ خونخوار۔ زار کے سامنے شہتیر پر اپنا سر رکھنے کو آیا۔ زار اب تک کئی آدمیوں کی جان کا شکار کر چکا تھا۔ اور لاف نے ایک سر شہتیر پر پڑا ہوا دیکھکر۔ پوری استغنا سے لات مار کر اس کو ایک طرف پھینک دیا اور کہا "اگر یہ میری جگہ ہے تو یہ خالی ہونی ضروری ہے" زار اگرچہ اسوقت

غضبناک تھا مگر اس بات کی بیباکی اور بے اختیاری سے اس کے دل پر بہت چوٹ لگی۔ اور لاف فوراً معاف کیا گیا۔ اور بعد میں اس کو امارت کے درجہ پر ترقی دی گئی۔ چنانچہ اس کی نسل میں کئی مشہور مدبر سلطنت گذری ہیں۔ آخر کار خونخوار ہاتھ رُکا۔ اور خونریزی ختم ہوئی۔ جن شخصوں کو سزائیں دی گئی تھیں اُن میں سے بجز خوش نصیب اور لاف کے اور کوئی بھی زندہ نہ بچا۔ اس موقعہ پر اور بعد میں بعض اور موقعوں پر بھی پیٹر کی فطرتی ظالمانہ وحشیانہ خصلت اپنی پوری طاقت میں ظاہر ہوئی۔ پیٹر کے بارہ میں یہ عذر مشکل سے پیش ہو سکتا ہے کہ اس وقت اس کو سزا دینا ضروری تھا بیشک مناسب سزا دینا تو ضروری تھا۔ مگر نہ اس طرح کہ ظلم اور خونریزی کی ایسی بوچھاڑ کر دی کہ جس سے اس کے نام پر تاریخ کے صفحوں میں ہمیشہ تک بدنامی کا دھبہ لگ گیا۔

اب اصلاح اچھی طرح شروع ہو گئے۔ لمبی داڑھیاں رکھنے اور لمبے لمبے کپڑے پہننے کی حکماً ممانعت کی گئی۔ اور حکم عدولی کی حالت میں بھاری جرمانہ کی سزا قرار پائی۔ فوجی اور ملکی تمام آدمی لمبے لمبے کرتے پہننے کے عادی ہو رہے تھے۔ پیٹر کی رائے میں اس قسم کے کپڑے خصوصاً لڑائی کے موقعہ پر اچھی طرح کام کرنے میں خلل انداز ہوتے تھے۔ ڈاڑھی منڈانے کا بھی عام حکم دیا گیا مگر ایک معینہ رقم ادا کرنے پر ڈاڑھی کا منڈانا معاف بھی ہو سکتا تھا۔ ان نئے نئے قانونوں سے پیٹر کے خزانہ میں ایک معقول رقم جمع ہو گئی۔ ہر ایک امیر کو بجز چند نوکروں کے زیادہ نوکر ساتھ رکھنے کی ممانعت کی گئی۔ اور اس طرح راستوں میں جہاں پہلے لوگوں کے ہجوم ہوتے تھے اب چلنا پھرنا آسان ہو گیا۔ تھوڑے عرصے میں اس نے اپنے آپ کو روس کے گرجوں کا دینی افسر قرار دیا۔ یہ امر گرجوں کے انتظام میں خلل انداز ہونے کی غرض سے نہ تھا بلکہ ان کو اپنے زیر حکم کرنے کی غرض سے چنانچہ آج تک روسی سلطنت کی ایک بڑی جزو یہی ہے کہ بادشاہ مذہب کا خلیفہ مانا جاتا ہے۔ اور یہ دستور غالباً پیٹر نے ترکوں سے اخذ کیا ہوگا۔ اب تک یکم ستمبر کی تاریخ روس میں سال کا پہلا دن مانا جاتا تھا۔ مگر اب [illegible] سے یکم جنوری نوروز قرار پایا۔ ہم سمجھ سکتے ہیں کہ روسیوں میں ان کی قدیمی عادات

ہیں ان تغیرات سے کس قدر تشویش پھیلی ہوگی۔ اور بہت سے لوگوں نے اسوقت نئے
مذہب اختیار کرنے پر جرمانہ دینے کو ترجیح دی ۔

پیٹر نے ان اصلاحوں کے علاوہ اور بہت سی اصلاحیں بھی کیں۔ فن چھاپنا
جاری کیا اور تعلیم ارزاں کردی۔ اور ساتھ ہی دریائے ڈان اور والگا کے الحاق کا
ارادہ جو اس کی ایک دلی آرزو تھی۔ پورا کرنا شروع کیا۔ یہ اسی فکر میں لگا ہوا تھا کہ
اس کا بڑا بہادر دوست اور بہادر مشیر لے فورٹ ۴۶ سال کی عمر میں فوت ہو گیا۔ پیٹر
کے واسطے یہ کوئی معمولی صدمہ نہ تھا۔ یہ فوراً لے فورٹ کے جنازے کے لئے واپس آیا۔
اور جنازہ کے جلوس میں لفٹنٹ کا عہدہ لیا۔ اصل میں پیٹر اس افسر کی فوج میں
اسی عہدے پر تھا۔ اس طرح سے کئی مرتبہ اپنی آپ پر پیٹر نے فوجی قاعدوں میں
افسر کی تابعداری کی مثال قائم کی۔ انہیں دنوں میں کہتے ہیں کہ ایک واقعہ ایسا
اتفاق ہوا کہ جس سے پیٹر کے جنگجو خیالات کا پورے طور پر اندازہ ہو سکتا ہے۔
ایک روز اس کی مشہور "ووپلے رجمنٹ" کا ایک نقارچی پریٹ میں تھک کر گارد
کے کمرے میں جا کر سو رہا۔ اور ایک خواب دیکھا۔ یہ خواب اس کے دل پر اچھی طرح
نقش ہو گیا تھا۔ اس نے اپنی ماں سے جا کر یہ خواب بیان کیا۔ اس نے دیکھا
تھا۔ کہ ایک اونچا پہاڑ ہے اور اس پر ایک بڑا سارا چٹان پڑا ہوا ہے۔ اس
چٹان پر ایک عقاب بیٹھا ہوا ایک کوّے کو نگل رہا ہے۔ اس میں شک نہیں
کہ اس کا کچھ مطلب تھا۔ اور نقارچی کی ماں نے اسکی ذیل کی تعبیر دی۔ اور جیسا کہ اسے
پیٹر کے کانوں تک پہنچانے کا ارادہ کیا گیا تھا ایسا ہی ہوا:-

پہاڑ ماسکو تھا۔ چٹان کریملن۔ عقاب پیٹر۔ اور کوّا جو نگلا جاتا تھا۔ سویڈن کا
جوان پادشاہ چارلس دوازدہم تھا۔

یہ تعبیر الفہم بات فوراً پیٹر نے مان لی۔ اور اپنی کسیقدر باطل پرستی سے
اس کو بہت اچھا شگون سمجھا۔ اس نے فوراً سویڈن سے جنگ کی ٹھان لی
اور شاید کچھ عرصہ بعد شگونوں سے اسکا اعتقاد پھر گیا۔ اب ہم اس جنگ کا
حال بیان کرتے ہیں ۔

پیٹر اعظم سپاہی

سنہ ۱۷۰۰ء میں زار کو خیال ہوا کہ شمالی ساحل پر خلیج فنلنڈ میں روس کا ایک بندرگاہ ہونا ضروری ہے ۔ اس امر کی تکمیل کے واسطے سویڈن سے لڑائی کرنی پڑی کسی بہانہ کی تو حاجت نہ تھی ۔ اس کی اپنی پرانی ہتک جو اس کے دل میں مدت سے کھٹک رہی رہی تھی کافی تھی ۔ اس کو اپنے یورپ کی پہلے سفر میں ریگا میں دھکے ملے تھے ۔ اب ریگا پر اس نے اپنا غصہ نکالنا چاہا لہذا لڑائی کی صلاح ٹھر گئی ۔ چارلس کو جو سویڈن کے تخت پر ابھی بیٹھا ہی تھا اس سے بہت حیرت ہوی ۔ فتح کو زیادہ یقینی بنانے کی غرض سے پیٹر نے ڈنمارک اور پولینڈ کو بھی اپنا طرفدار بنالیا ۔ اور لڑائی چھڑ گئی ۔ چارلس دوازدہم نے کوپن ہیگن پر معہ ایک جنگی بیڑہ کے فوراً آ پہنچنے اور اس کا ناکارو کنے سے اپنے آئیندہ فاتح (پیٹر) کو کسیقدر متحیر کر دیا ۔ اس عرصہ میں ریگا کے برخلاف پولینڈ والوں کی کوششیں محصورین کے استقلال کے سامنے پس پا ہو گئیں ۔ نروا میں پیٹر تو سُست نہ بیٹھا رہا ۔ مگر سویڈن والے ڈنمارک سے عہدنامہ کرکے دفعتاً ریگا پر جا پہنچے ۔ اور یہاں کا محاصرہ اُٹھا دیا ۔ یہ اب نروا کے قریب روسیوں پر چڑھتے چلے آتے تھے ۔ پیٹر نے اپنے آدمی ان کو سڑک پر روکنے کے واسطے بھیجے ۔ سڑک اس وقت برف میں دبی ہوئی تھی ۔ لیکن حکمتی چارلس اپنے آدمیوں کو پگڈنڈیوں اور نئے راستوں سے لیگیا ۔ اور عین ایک برفانی طوفان میں کہ جس میں روسی نیم بینا ہو رہے تھے ان کی صفوں پر جا پڑا ۔ اس حملے کا انجام فتح ہوا ۔ پیٹر جلدی سے اپنی کمک لینے کو گیا لیکن اس عرصے میں سویڈن والوں نے جو کچھ ان کے سامنے آیا تباہ کر دیا ۔ بیس ہزار روسی مارے گئے اور ہزاروں قید ہو گئے ۔ ان قیدیوں کے کپڑے ان کے فاتحوں نے ارادتاً چھینکڑے کرکے ان کو دیران اور سنسان برفستان میں پیٹر کے پاس بھیج دیا ۔ اور افسر قیدیوں کو چارلس نے اپنے واسطے رکھ لیا ۔

لیکن زار نے ہمت نہ ہاری – "تاہم سویڈن والے ہم کو سکھلائینگے

کہ ہم اُن کو کیسی شکست دیں" اس نے کہا۔ اور کسی موقع کا منتظر رہا۔ اور چارلس نے اُس کو
پست سمجھکر پولینڈ اور سکسنی کو تباہ کر ڈالا۔ لیکن پیٹر کو اپنا بندرگاہ لینا تھا۔ دنیا کی بحری تجارت
کی قابلیت اس کو اچھی طرح معلوم تھی۔ اور اپنی فوج میں اصلاح کرتے وقت سمندر کا
خیال اس کے دل میں سمایا ہوا تھا۔ ۱۷۰۱ء میں بہت سی خفیف لڑائیاں ہوئیں
اور روسی فتحیاب ہونے لگے۔ سویڈن والوں سے لڈوگا اور اونیگا جھیلوں پر بھی کئی مقابلے
ہوئے۔ جن میں زار کے ایک ایک جہاز نے دو دو جہازوں سے مقابلہ کرکے شکست
دی۔ اس پر زار کو امید ہوگئی کہ اگر اس وقت دشمن کی طاقت میرے برابر بھی ہوگی
تو بہت جلد اس کو مار لونگا۔ ۱۷۰۲ء میں میرین برگ پر ایک لڑائی ہوئی جس میں
سویڈن والوں کو شکست فاش نصیب ہوئی اور ایک خوبصورت چھوٹی سی پندرہ
سالہ بیوہ حسین کی کہ شادی لڑائی سے ایک روز قبل سویڈن کے ایک فوجی سارجنٹ
سے ہوئی تھی بائر کے ہاتھ لگی۔ جنرل اس کے حسن سے بہت متاثر ہوا اور اس سے
اس کا حال پوچھا۔ اس لڑکی کا نام کتھرائن تھا۔ یہ یتیم تھی اور ڈاکٹر گلک نے اس کو
[illegible] تعلیم دی تھی۔ بہادر بائر نے اسے اپنی پناہ میں لیکر اور متوفی سارجنٹ کی طرح
اس کی خبرگیری کرنے کا ارادہ کیا۔ اس بیوہ عورت کے لئے سوائے اس کے اور کوئی
چارہ نہ تھا جنرل نے اس کو دو سال تک اپنے پاس بطور بیوی کے رکھا اور پھر مجبوراً
حسین کتھرائن اس کو شہزادہ منشکاف کو دینی پڑی۔ شہزادہ منشکاف نے کتھرائن
کو اپنے گھر میں اسیطرح رکھنے کو کہ جیسے جنرل نے رکھا تھا مانگ لیا۔ اس کے تھوڑے
ہی عرصہ بعد پیٹر منشکاف سے ملنے کو اس کے مکان پر گیا۔ یہاں اس نے حسین
لڑکی کو دیکھا کتھرائن اب زار کے گھر آگئی۔ اور یہی "فقیر نوکرانی" بعد میں روس کی ملکہ بنی
لیکن چارلس اس عرصہ میں اُن چھوٹی چھوٹی شکستوں سے جو اس کی فوجوں نے
کھائی تھیں بہت دلگیر نہ ہوا۔ پیٹر ایک اور ایک جزیرے کو دیکھ بھال رہا تھا اور
جسدم اس نے سویڈن والوں کی شکست کی خبر سنی یہ مع اپنی فوج کے دستہ کے
دریائے نیوا کے دہانے پر دلدلی زمین پر اُتر پڑا اور کہنے لگا "سینٹ پیٹر کا قلعہ یہاں
بنے گا"۔ اس سے پیٹرسبرگ کی مراد تھی۔ مذکورہ جزیرے کی بہت جلد قلعہ
بندی کی گئی۔ جگہ بہت ہی مناسب تھی ایک قلعہ تعمیر ہوا جو کہ بعد میں

گرانڈ کے رتبہ کو پہنچا اور انگریزی اور فرانسیسی جنگی بیڑوں سے ہمسری کا دعوے
کیا یہاں کی دلدلی زمین رہایش کے قابل بنائی گئی یہ کام پیٹر نے ہالینڈ جا کر سیکھا تھا۔ امرا
بلائے گئے کہ اپنے نوکروں کو لا کر مدد دیں انہوں نے آ کر مکان بنائے اور شہر بہت جلد
طیار ہو گیا۔ چارلس دوازدہم نے اس بات کی خبر سنی اور کہا کہ میں تھوڑے ہی عرصہ
میں جاؤنگا اور شہر کو جلا دونگا ورنہ اگر پسند ہوگا تو رہنے دونگا۔ اس عرصے میں جزیرے
کی قلعہ بندی بہت اچھی طرح ہو گئی اور جب آخر کار چارلس کو حقیقت معلوم ہوئی تو
موقعہ ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ ان تمام طیاریوں میں معمول کے موافق پیٹر نے اعلےٰ لیاقت
اور ذہانت اور قابلیت سے کام لیا۔ اس نے جو کچھ تعمیر کیا یا اس کا نقشہ بنایا یا تدبیر
بتلائی۔ غرض جو کچھ کیا نہایت ہوشیاری سے کیا۔ آخر کار جب سویڈن والے آئے
تو یہ جزیرے سے پسپا ہو گئے جیسا کہ [illegible] کا ذکر ہے۔ اس سے اگلے سال ۲۷ مئی کو
سینٹ پیٹرسبرگ کی تعمیر شروع ہوئی تھی۔ چارلس نے چند مرتبہ سمندر پر شکست کھائی
تھی اب اس نے ماسکو پر ایک بہادرانہ حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ سویڈن والوں نے
پولینڈ کو تباہ کر دیا تھا اور آخر کار گروڈنو میں پیٹر کی فوج پر حملہ کیا۔ ہلوسن میں روسیوں
نے مورچے لگائے ہوئے تھے۔ پیٹر [illegible] استقلال سے ہٹے ہوئے۔ یہاں تک کہ آخر کار
ساتویں حملے میں پیٹر کے پیر اکھڑ گئے۔ اب چارلس کے واسطے ماسکو پر چڑھ آنے
کے لیے کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ مگر وہ دفعتہً کاسکوں کی ریاست اکرین کی طرف
لوٹ گیا۔ مشہور مزیپا نے اس سے مدد کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اپنی قوم سے اچھا نہیں
ہوا تھا۔ تمام کاسکوں نے متفق ہو کر پیٹر سے بیوفائی کرنے سے انکار کر دیا۔ لہذا
مزیپا صرف اپنے چند ہمراہیوں کے ساتھ چارلس سے آ ملا۔ سویڈن والوں کی
ایک بڑی فوج جسے چارلس نے پیٹر کے شکست دینے کو چھوڑا تھا۔ روسیوں
سے بڑی مشکل سے صرف اپنی جان بچا کر بھاگ گئی اس کی گولہ بارود بندوقیں
اور خوراک کا سامان سب پیٹر کے ہاتھ آیا۔ چارلس کے واسطے یہ ایک بڑی
بھاری مصیبت تھی۔ بجائے مدد کے یہ [illegible]
معلوم ہونے لگے ایک شدید سرما کے بعد سویڈن والے ایک لشکر لے کر ماسکو
پر حملہ کرنے آئے۔ مگر راہ میں انہوں نے پلٹوا کے فتح کرنے کی کوشش کی۔

اس مشہور لڑائی نے چارلس کی تقدیر پلٹ دی پاؤں میں زخم کھا کر پالکی میں سوار ہو کر لڑائی میں آیا۔ اور ایک خوفناک لڑائی کے بعد دو گھنٹے میں شاہ سویڈن نے اپنی فوج کو تتر بتر ہوتے ہوئے دیکھا۔ اور خود بھی بھاگ کھڑا ہوا۔ پیٹر نے بڑی ہمت اور بہادری دکھلائی۔ اور اس کو اسی روز میجر جنرل کے عہدہ پر ترقی دی گئی تھی۔ کیونکہ ابھی تک یہ کپتان کے عہدے پر اس طرح لڑتا رہا تھا۔ اور بال بال بچ گیا تھا۔ گولیوں سے اس کی ٹوپی اور زین چھلنی ہو گئی تھی۔ اور اس کے سینہ پر کی ایک سینٹ کی تصویر اور صلیب ٹوٹ گئی تھی۔ زار نے چارلس کا روم کی سرحد تک تعاقب کیا۔ اور شاہ سویڈن کے ساتھ جو فوج کے باقی ماندہ آدمی بھاگے تھے کئی ان میں سے گرفتار کر لئے۔ یہ واقعہ جون ۱۷۰۹ء کو ہوا۔

پیٹر اپنی خانگی خوشیوں کے واسطے ماسکو کو مظفر و منصور واپس آیا۔ اور دو سال کے بعد کیتھرائن الگزینہ سے جو کہ پہلے منسلک باڑ اور خود اس کی خادمہ رہی تھی کھلم کھلا شادی کر لی۔ کیتھرائن کا پیٹر پر ایک عجیب طرح کا دباؤ تھا۔ اور یہ بڑی اس کے بہم غصوں اور تند مزاجیوں کو جو پیٹر میں شدت سے موجود تھے زیر کر سکتی تھی یہ بہت حسین اور شیریں گفتار تھی اور کبھی اس کو غصہ نہ آتا تھا۔ اسی نے اکثر اوقات پیٹر کے خوفناک احکام میں دخل دیکر ان کی سختی کو کم کرا دیا تھا۔ اور اس طرح بیچارے غریب رعیت کے بہت سے آدمیوں کی جان بچائی یہ ہر حالت میں سفر ہو یا حضر پیٹر کے شریک حال رہتی تھی۔ اور کم سے کم ایک موقعہ پر صرف اسی کی رائے اور ارادے کی پختگی کے سبب ایک طریق پر عمل کرنے سے پیٹر کی جان بچ گئی چارلس دوازدہم اب تک روم میں تھا۔ اس کی ترغیب پر ترکوں نے زار سے لڑائی چھیڑ دی۔ کیتھرائن زار کے ہمراہ لڑائی پر گئی۔ جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں۔ لڑائی پر جانے سے پہلے پیٹر کی شادی ہو چکی تھی۔ لڑائی شروع ہوتے ہی پیٹر جو بڑی تیزی سے روم کی طرف کوچ کر رہا تھا۔ اس کے معاونوں نے ایک [illegible] اس [illegible] آخرکار یہ تھوڑی سی فوج کے ساتھ جو چالیس ہزار سے زیادہ نہ تھی بچے پر ترکوں کی فوج کے جو معہ امدادی فوجوں کے ڈھائی لاکھ کے قریب تھی مقابلہ کرنے کو پہنچا۔ لہذا پیٹر کو مجبوراً واپس ہونا پڑا۔ اور اس پر یہ گھیرا گیا۔ اب کے

بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔ یہ بہت غمگین ہوا اور نا امید ہو کر اپنے خیمے میں چلا گیا۔ لیکن کتھرائن نے اسے استقلال رکھنے اور دلیر رہنے کی ترغیب دی۔ یہ خود لشکرگاہ میں گئی۔ اور تمام فوجوں سے مخاطب ہو کر روم کے وزیر اعظم کو رشوت دینے کے واسطے روپیہ مانگا۔ فوراً پیٹر کی عدم واقفیت میں ایک بڑی رقم جمع ہو گئی۔ اس نے اپنے تمام بیش بہا زیورات بھی قاصد کے ہاتھ عہد و پیمان کرنے کی غرض سے بھیجدیئے۔ وزیر نے مہربانی سے نظر قبول کیں۔ اور صلح کے عہد و پیمان منظور کئے شرطیں البتہ سخت تھیں۔ آزوف چھوڑنا پڑا اور چارلس کو سرزمین روس سے صحیح و سلامت گذر جانے کی اجازت دی گئی اور پیٹر کی جنوب کی جانب فتح کی تمام امیدیں قطع ہو گئیں۔ چارلس کو امید تھی کہ یہ پیٹر کو قید میں دیکھے گا۔ جس وقت اس نے سنا کہ عہد نامہ ہو گیا ہے یہ بہت غصہ ہوا چارلس نے نہایت سختی اختیار کی اور ترکوں کو ان کی مہمان داری کے عوض میں بہت سخت سست کہا اور آخر کار ان کے ہاتھ سے اس کو اپنی جان لیکر بھاگنا پڑا +

پیٹر مکان کو واپس آیا اور ۱۷۱۲ء میں کتھرائن کے ساتھ شادی کی خوشی میں ایک اور عام ضیافت کی گئی۔ اب زار نے پھر سویڈن کی طرف ہتیار اٹھائے اگلے سال پومرینیا میں کئی مقابلے ہوئے۔ پیٹر نے خود ہلسن فورس پر بھی قبضہ کر لیا اور اس کے نئے جنگی بیڑے نے جزیرہ ایلنڈ کے قریب مقابلہ کر کے سویڈن کی فوج کو شکست دی اس سال کے اختتام پر پومرینیا میں صرف سٹرالسنڈ سویڈن کے ہاتھ رہگیا۔ مذکورہ بحری جنگ کی توقیر میں سنٹ کتھرائن کا ایک قانون جاری ہوا سنٹ پیٹرسبرگ اب دار الخلافہ اور ایک بڑا تجارتی شہر بن گیا۔ اب کا کتب خانہ یہاں لایا گیا اسی عرصہ میں کتھرائن کے بطن سے ایک شہزادی پیدا ہوئی اور اس پر بڑی خوشیاں منائی گئیں +

اب پیٹر کو شاہ سویڈن کا کچھ خوف نہ رہا اور زار کتھرائن کے ہمراہ ۱۷۱۶ء میں یورپ کے دوسرے سفر کو نکلا۔ اس مرتبہ یہ دونوں میاں بیوی ہمبرگ اور بہت سے قابل دید مقامات کو گئے۔ انھوں نے کچھ عرصہ کوپن ہیگن میں بھی قیام کیا۔ یہاں پیٹر کو ایک بڑی فتح سے بہت خوشی ہوئی۔ کچھ ڈچ اور انگریزی جنگی کشتیاں یہاں آئیں اور زار نے تجویز کی کہ یہ سب متفق ہو کر

اور سویڈن کے جنگی بیڑے کو پسپا کرنے کی کوشش کریں - یہ منظور ہو گیا اور جب پیٹر نے غلبہ پایا تو بہت خوش ہوا - اس نے کہا کہ اُس دم اس (پیٹر) کو اپنی تمام عمر میں سب سے بڑھکر فخر ہوا جس دم اس نے اپنے جہاز پر جھنڈا بلند کیا - یہاں سے یہ لیوبک گیا اور بعد میں ہالنڈ پہنچا جہانکہ اس کے پرانے دوستوں نے نہایت سرگرمی سے اس کا خیر مقدم کیا - اب بھی اس نے ان لوگوں سے اپنی عزت کرانے پر اعتراض کیا - مگر اس امر کو پہلے کی طرح اس نے بہت ضروری نہ سمجھا - یہاں اسکا تمام پیٹیر زمرمن مشہور تھا - جتنا عرصہ یہ یہاں رہا بہت خوش مزاج اور ہنس مکھ رہا اور اپنا قیام نہایت خوشحالی سے بسر کیا - کیتھرائین کے بطن سے یہاں ایک اور بچہ پیدا ہوا تھا جو کہ تھوڑے دنوں بعد فوت ہو گیا تھا - اور جب پیٹر پیرس کو گیا تو یہ ہالنڈ میں رہی - فرانس کے دارالسلطنت میں زار کا نہایت خلق اور جوش سے استقبال کیا گیا - ہر ایک شخص نے اس کی بڑی عزت کی اور یہ رسوم مہمان داری سے بہت خوش ہوا اس نے اپنے نئے دارالخلافہ کی آرایش کے واسطے بہت سے صنعتی اشیاء خریدیں اور بہت سے چیزیں بطور ہدیہ کے قبول کیں +

پیٹر اعظم کا پیرس کو جانا

پرنس ریجنٹ (نائب السلطنت) نے مارشل ڈی ٹے سی کو مقام ڈنکرک تک پیٹر کے استقبال کو بھیجا - اور ۷ مئی کو پیٹر مع اپنے ہمراہیوں کے پیرس پہنچ گیا - شاہ روس نہایت تزک و احتشام و شان و شوکت سے لوور میں اُتارا گیا اور اُس کی ضیافت کی گئی - لیکن پیٹر کا اس شان و شوکت سے بہت جلد دل بھر گیا - اس نے تمام آرایش اور عالیشان طیاریوں کو دیکھکر کھانے کی شاندار میز پر بیٹھنے سے انکار کیا - پیٹر نے صرف بیر شراب کا ایک گلاس اور ایک ٹکڑا روٹی مانگی اور پھر کم سجاوٹ کے مکانات دیکھنے کی درخواست کی - لہذا یہ مع اپنے ہمراہیوں کے ہوٹل ڈی لی ڈی گیویرس میں اُٹھ گیا - اور اس رات

ایک بڑے توشہ خانے میں اس کے واسطے لشکر کی آرام گاہ بنائی گئی۔ لیکن باوجود سادگی کی اس قدر الفت کے پیٹر نے اُس توقیر میں جو اس کے رتبہ کے لائق تھی کسی طرح کچھ کمی نہ ہونے دی۔ اس پر یہ نائب السلطنت سے بہت تکلف سے پیش آیا۔ اور جب تک ڈیوک ڈی آرلینز نے اس سے دوستانہ ملاقات خود آ کر نہ کی یہ اپنے مکان میں بیٹھا رہا۔ نائب السلطنت سے صرف اس طرح پیش آیا جس طرح کہ اس کے واسطے شایان تھا لیکن کم سن پادشاہ سے جو کہ سات سال کا تھا یہ زیادہ عزت سے پیش آیا اور پہلی ملاقات میں اس لڑکے کو گود میں اٹھا لیا۔ اور سینہ سے لگایا۔ دوسرے روز زار گاڑی میں سوار ہو کر پادشاہ کی ملاقات کو گیا۔ اور جس وقت پادشاہ زار کی گاڑی کی طرف آ رہا تھا۔ پیٹر کود پڑا اور لڑکے کو گود میں لے لیا۔ اور زینہ پر چڑھ کر ملاقات کے کمرے میں لے گیا۔

پیرس کے قیام میں اس نے سلح خانے۔ لوہار خانے۔ تصویر دار کپڑے کے کارخانے اور اور قسم کے کارخانے دیکھے خصوصاً قلعوں کی عمارتوں اور نقشوں اور جار ڈن ڈس پلینٹس کے ملاحظے سے اسے بہت خوشی حاصل ہوئی۔ انولیڈس میں سپاہیوں کے ساتھ یہ برادرانہ طور پر شامل ہوا۔ اور اپنی معمولی روش کے مطابق دوستی اور رتبہ دونوں کو پورے طور پر اچھی طرح ملحوظ رکھا۔ اس نے خوب کھانا کھایا اور دل بھر کر شراب پی +

پیٹر نے ویسا ہی سادہ لباس پہنا ہوا تھا جیسا کہ ہالنڈ میں پہنے تھا۔ اور لباس کی اس طرز پر یہ اپنے آس پاس کے لوگوں سے بالکل علیحدہ معلوم ہوتا تھا۔ پیٹر یہاں سے ورسیلیز گیا اور یہ سُن کر کہ میڈم ڈی مینٹنن مقام سنٹ سائر میں رہتی تھی اس کی ملاقات کو روانہ ہوا۔ یہ عورت ابھی سو کر بھی نہ اٹھی تھی کہ زار جا پہنچا۔ لیکن پیٹر بے خوف اس کے کمرے میں گھس گیا۔ پردوں کو ایک طرف کر دیا اور تھوڑی دیر خاموش کھڑا ہوا اسے دیکھتا رہا اور پھر بغیر کچھ کہے سنے کمرے سے چلا گیا۔ زار خصوصاً رشیلیو کی نصف قامت تصویر دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اس کی قبر پر جا کر پکار کر کہہ اٹھا "میں تم جیسے آدمی کو اپنی نصف سلطنت دے دیتا اور سیکھتا کہ باقی نصف پر کیسے حکومت کروں" پیٹر کچھ عرصہ دار السلطنت فرانس میں رہ کر زارینہ کے ہمراہ امسٹرڈم کے راستہ روس کو پہنچا۔

اور یہاں آکر اسکو اپنے بیٹے کے چال چلن سے بہت اندیشہ پیدا ہوا۔

روس میں خانگی فساد اور اسکا انجام

الکسنر (پیٹر کے بیٹے) کے خواہ کچھ ہی قصور تھے۔ اور بیشک یہ بہت بڑے تھے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ زار اپنے بیٹے سے بلا ضرورت بہت ہی بے رحمی اور بے انصافی سے پیش آیا۔ الکسنر اُن اصلاحوں کا جو اس کا باپ کرنا چاہتا تھا سخت مخالف تھا اس کی ماں نے اس کی حد درجہ کی مدد کی اور بُرے بُرے امور پر اسکو رغبت کیا۔ الکسنر پہلے بھی بڑا ناخلف حد درجہ کا اوباش اور سنگدل آدمی تھا زار نے سمجھا کہ بہ نسبت الکسنر کو تخت دینے کے کسی غیر کے لئے تخت چھوڑ جانا بہتر ہوگا۔ علاوہ اس کے الکسنر نے بھی ظاہرا تخت کے دعوے سے انکار کردیا۔ اب زار نے اس سے کہا کہ یا تو اپنے آپ کو درست بناؤ اور یا مجاور بنکر کسی خانقاہ میں چلے جاؤ۔ اس نے آخر الذکر امر کو پسند کیا اور پیٹر سلطنت چھوڑ کر سیاحت کو گیا۔ کچھ عرصہ بعد زار نے اپنے بیٹے کو کوپن ہیگن میں ملنے کو بلایا۔ الکسنر کو لوگوں نے کوپن ہیگن نہ جانے کی ترغیب دی چنانچہ اس نے پہلے شہنشاہ جرمنی کو اپنا طرفدار بنانے کی کوشش کی مگر یہ لاحاصل ہوئی۔ اور پھر وہ اٹلی کی طرف بھاگ گیا۔ اٹلی سے پیٹر نے اس کو اصرار کرکے بلالیا اور قسم کھاکر لکھا کہ اگر تم آجاؤگے اور اپنے باپ کے کہنے پر چلوگے تو تم کو کچھ بھی ضرر نہ پہنچایا جائیگا۔ الکسنر سفارت کے ساتھ واپس ہونے پر راضی ہوا لیکن جب فروری ۱۷۱۸ء میں وہ ماسکو پہنچا تو قید کیا گیا۔ اور اب زار کی حمیت اور غضبناک خو نے اپنے اسیر بیٹے پر بڑی پوری طاقت دکھلائی۔ پیٹر نے اپنے بیٹے کو سخت ترین سازش کا متہم گردان کر اس سے جبراً تخت نشینی کے دعوے پر دستخط کرایا۔ الکسنر سے اپنے ہمراہیوں اور اپنے ارادوں اور سازشوں پر کثرت سے سوال کئے گئے۔ مختلف جرم اس سے منسوب کئے گئے اور اس کی خادمہ اور اس کے رازدانوں کی شہادتیں لی گئیں۔ ۵ ماہ تک بے محابا پیش بندی کی کارروائیاں ہوتی رہیں۔ شہزادہ

مجرم ٹھہرایا گیا اور اس کے موت کا حکم صادر ہوا +

جس روز یہ سزا سنائی گئی اُسی روز الکسز قید خانے میں بیمار ہو گیا۔ بعض مورخوں کا قول ہے کہ اس کو زہر دیا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ پیٹر نے اپنے ہاتھ سے اپنے بیٹے کو قتل کیا یا اس کے قتل پر موجود تھا۔ لیکن خواہ کیسی صورت ہو اصل یہ ہے کہ پیٹر نے خود اپنے بیٹے کی جان لی۔ اور بعد میں بہت سے اور آدمیوں کی بھی زیست قطع کی۔ بشپ پادری۔ اور ہاں کی طرف سے شہزادے کے تمام شناسا قتل کئے گئے۔ یا سولی چڑھائے گئے یا جب کوئی شہادت نہ بہم پہنچی تو اُن کو زہر سے ہلاک کیا گیا۔ پیٹر کی سزا یہیں پر ختم نہ ہوئی۔ اس نے قانوناً اپنے پوتے الکسز کے بیٹے کو بھی تخت سے خارج کر دیا۔ مگر اس کا وہ بیٹا بھی جو کیتھرائن کے بطن سے تھا مر گیا۔ لہذا کیتھرائن کی وفات کے بعد اسکے پوتے ہی نے حکومت کی +

باوجود ایسے ظلموں کے پیٹر اب تک اپنی رعایا کی بہتری کے لئے لگاتار اصلاحیں کرتا رہا۔ اور اپنی تمام کوششوں سے اس کا مقصد اپنی سلطنت کی برتری اور اقبالمندی تھا۔ چارلس دوازدہم کی وفات سے افق سلطنت پر پھر آثار بد نظر آنے لگے۔ سویڈن کے ساتھ صلح۔ اور فرانس کا سپین لیکر سکاٹلینڈ پر حملہ کا ارادہ سب ختم ہو گئے۔ سویڈن کے ساتھ تھوڑے عرصے تک لڑائی ہوتی رہی۔ مگر نیسٹڈ واقع علاقہ فنلنڈ کی کانگریس میں پیٹر کے تمام [illegible] اور تمام مقامات جو پیٹر نے فتح کئے تھے اسے دے دئے گئے۔ ستمبر ۱۷۲۱ کو اس عہدنامہ پر دستخط ہو گئے اور اس واقعہ سے پیٹر کو بے انتہا خوشی حاصل ہوئی۔ عوام الناس کی خوشی بھی بے حد تھی اور پیٹر کو "شہنشاہ روس" "پیٹر اعظم" اور "اپنے ملک کا سرپرست" کا خطاب حاصل کرنیکی ترغیب دی گئی +

اس کی فطری طاقت نے اسکو بہت عرصے تک سست نہ بیٹھنے دیا۔ اسنے ایک بہانہ ڈھونڈ کر ایران پر حملہ کیا۔ پیٹر نے جب سب تیاریاں کرلیں اور کیتھرائن کے ہمراہ استراخان سے جہاز پر سوار ہو کر لنگر اٹھائے۔ گو روسیوں نے دربند پر قبضہ کر لیا مگر اس حملہ میں ناکامیابی ہوئی روسیوں کو مجبوراً واپس ہونا پڑا۔ پیٹر نے اپنے جہاز دھوئے اور ترکوں سے بھی لڑائی کی دھمکی دی۔ زار نے جو کچھ زبردستی لینا چاہا تھا وہ بعد میں اسکو

سفارت کے وسیلے مل گیا۔ اور پھر کسپین پر ایک نوآبادی قائم ہوئی پیٹر ماسکو کو چلا آیا۔ اور پھر سنٹ پیٹرسبرگ کو گیا۔ یکم فروری ۱۷۲۴ء کو کتھراین ملکہ بنائی گئی اور اس کے خاوند نے اپنے ہاتھ سے اس کے سر پر تاج رکھا۔ سینٹ کتھراین کا ایک اعزازی خطاب "محبت اور نمک حلالی" کے نام سے جاری ہوا تھا۔ مگر مہربی کتھراین نے اقراروں کو پورا نہ کیا۔ کیونکہ اب پیٹر کی زندگی اپنی بیوی کی بدکرداری اور بدچلنی سے تلخ ہو گئی تھی۔ کتھراین جو ایسی گمنامی سے شاہی تخت پر پہنچائی گئی تھی۔ اس کی ادنی اور رذیل خصلت نے ظہور پکڑا۔ اس کی سازش پکڑی گئی۔ اور اس کا عاشق قتل کیا گیا۔ اور غالباً پیٹر نے اس کو بھی قتل کر دیا ہوتا۔ مگر پیٹر اس کو اس مقام پر کہ جہاں اس کے آشنا ڈی لاکراکس کا سر بانس پر رکھا ہوا تھا لایا اس کو امید تھی کہ یہ اس ماجرے کو دیکھکر آہ وزاری کرنے لگے گی۔ مگر کتھراین نے پیٹر کو اس امید میں مایوس کر دیا۔ اس نے غم کے آثار مطلق نہ ظاہر کئے اور غالباً اسی ضبط او احتیاط نے اس کی جان بچالی۔ اس کے بعد پیٹر کی صحت نے جواب دیدیا پہلے نیبری میں مدت سے ایک بیماری آہستہ آہستہ مگر اچھی طرح اس کے جسم کو خراب کر رہی تھی۔ اور اس کی اس آخری حرکت پر اس بیماری نے خوب زور پکڑا۔ اس نے کسی کا کہنا نہ مانا اور جھیل لڈوگا پر نہر جہازات کے ملاحظے کو گیا یہاں سے یہ لاکٹا کو روانہ ہوا۔ مگر راہ میں طوفان آگیا اور جہازرانوں نے لنگر ڈالدیا ایک دوسرے جہاز کی ایک کشتی کھڑی ہوئی تھی جو تباہی میں آگئی۔ پیٹر نے ایک کشتی طوفان زدگان کے واسطے بھیجی۔ اور تھوڑی دیر بعد یہ اپنی معمولی ہمت اور جرات سے خود بھی مدد کو چل پڑا۔ طوفان کے باعث کشتی تک تو نہ پہنچ سکا اور سمندر میں کود پڑا۔ اور تیر کر مدد کو پہنچا۔ اس ہمدردی کے کام سے اس کی بیماری اس قدر بڑھ گئی کہ فوراً اس کو سنٹ پیٹرسبرگ واپس آنا پڑا۔ مگر یہ بیماری لاعلاج تھی۔ ۲۸ جنوری ۱۷۲۵ء کو ۵۳ سال کی عمر میں محل پیٹرہاف میں اس کا انتقال ہو گیا۔

پیٹر اعظم کا جسم جو تمام عمر تخت پر رہا تھا اب اپنی آخری اور دائمی آرام کے لئے سنٹ پیٹرسبرگ کے گرجا سنٹ پیٹر اور پال میں رکھا گیا۔

اپنی قوم کی نظروں میں اس کی عزت ایک ولی اور قومی شہید سے کم نہ تھی۔ اور
دنیا کی دوسری قوموں کی نظروں میں یہ قوت اور ہمت کا ایک مجموعہ اور
ایک زبردست سلطنت کا بانی گذرا ہے +

پیٹر ایک طرفہ معجون تھا جو متضاد صفات سے پر تھا۔ اور تاہم اپنے اعلیٰ
ارادوں میں جو شروع سے اس نے پیش نظر رکھے تھے۔ اپنی سلطنت کی ترقی
اور اپنی قوم کی بہتری میں ہمیشہ مستقل رہا۔ ان پر اس نے اپنے بیٹے کو قربان
کر دیا اور خود بھی اپنی موت کے منہ میں جا پڑا۔ بعض وقتوں میں یہ ظلم کا تابع تھا
اور اس کی زیادتیاں حد درجہ کی سخت ہوتی تھیں۔ مگر دوسرے وقتوں میں تھا
اس میں عجز اور انکسار بھی بہت پایا جاتا تھا۔ اور یہ حلیم الطبع اور فیاض بھی تھا۔
سینکڑوں آدمیوں کی اس نے مدد کی تھی۔ اور ہالینڈ میں اب تک نہایت توقیر
سے اس کا نام یاد کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس کے خانگی اور ریخ کے عیوب اور بعض دیگر
امور اسے ہماری نظروں میں تقصیروار ٹھہراتے ہیں مگر اس کے مفید عام کام تمام
پادشاہوں سے بڑھکر اس کے عظمت اور نیکی کے شاہد ہیں +

گو خود ایک تھا مگر اس نے اپنی قوم کو مہذب بنا دیا۔ گو خود بادشاہ تھا۔
مگر اس نے غلاموں کی طرح محنت کی۔ یہ اپنے اعلیٰ ارادوں سے تمام رکاوٹوں پر غالب
آیا۔ اپنے آخری عمر میں یہ بہت متقی اور دیندار بن گیا تھا اور مذہبی رسومات ادا
کی نہایت عزت سے سے پابندی کرتا تھا۔ اس کے آخری الفاظ یہ تھے "خدا مجھکو بخشتا
ہے۔ اور مجھکو بھروسہ ہے" +

پیٹر اعظم کی وصیت

پیٹر کی وصیت ایک ایسی عجیب پولیٹیکل مالیخولیا کا نتیجہ ہے کہ جس کو برین یورپ نے
ہر زمانہ میں بڑی غور اور توجہ سے مطالعہ کر کے خاموشی اختیار کی ہے۔ بلحاظ اس
نامور شہنشاہ کے طاقتور خیالات ملک گیری اور جولانی طبیعت تو اس پولیٹیکل
چوسر کی بازی جیت لینا کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن حقیقت میں اس وصیت

کے مطابق ازس کا تمام دنیا کا مالک ہو جانا کوئی چھوٹی بات بھی نہین - ہم اس وصیت پر کوئی ریمارک دینا نہیں چاہتے سوائے اس کے کہ اس مشہور تاریخی تحریر کو دنیا کے سامنے رکھکر بتلا دیں کہ پیٹر کے تمام جانشین آجتک اسی وصیت کے پورے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - اور وہ یہ ہے -

پیٹر اعظم کی وصیت[1]

ابتدائی امور[2]

نہایت مقدس اور غیر منقسم تثلیث کے نام سے - میں پیٹر اول جو تمام روس وغیرہ کا خود مختار شہنشاہ ہوں - اُن سب کے لئے جو میری اولاد اور اس کے تخت اور سلطنت کے جانشین ہیں - یہ وصیت کرتا ہوں +

وہ خدا ہے - جس نے ہمیں خلقت وجود عطا کیا ہے - اور نہایت فضل و کرم سے تخت و تاج مرحمت فرمایا ہے - اور ہمیشہ اپنے روح پاک سے ہماری مدد کرتا ہے اور اپنی الٰہی اعانت سے ہم کو استحکام بخشتا ہے - مجھے اُن روسی لوگوں کی طرف توجہ کرنے کیلئے اجازت دیتا ہے جو بعد ازیں یوروپ پر حکمرانی کرنے کیلئے مدعو ہوں گے - اس طور سے سوچنے کے لئے

---

[1] یہ وصیت نامہ پیٹر ہاف کے محلوں کے الماریوں میں رکھا ہوا ہے جو سنٹ پیٹرز برگ کے متصل ہے +

[2] یہ واقعی تحریر - جو روسی پالسی والوں کا پیٹر اول ہے زمانے سے اعلے بنیاد اور قانون ہے - ای پی ڈی - برنس کے ہاتھوں میں جو معاملات خارجیہ کا ۱۸۰۵ء میں وزیر تھا کیفیت نسل طور پر تفویض تھے اس کی ایک نقل فرانسیسی سلطنت کے سفارت کی الماری میں رکھی گئی ہے - اور اس کا ترجمہ اُس جلد میں معلوم ہوتا ہے - جسکا نام پولیٹیکل ٹسی لاسی ان اور ٹمینٹ پر کر مار بگو ہے - جس سے انگریزی میں چیمبرس جرنل ۱۸۵۶ء میں ترجمہ ہوا - اور وہاں سے انگریزی سے ہم اردو میں ترجمہ کرتے ہیں +

مجھے یہ امر داعی ہوا ہے کہ یورپ کی سلطنتیں بڑھاپے کی حالت میں پہنچ گئے ہیں۔ یا
توانی مین ضعف پاگیا ہے۔ اور یا راستہ پانیوالا ہے۔ اسلئے یہ قدرتی امر ہے کہ جو قوم عالم شباب
مین زوروں پر ہے۔ خاصکر کے اُس وقت جب کہ اُس کو پوری قوت اور طاقت حاصل
ہوگی۔ اُن پر غلبہ پائیگی۔ مین دیکھ رہا ہوں کہ آیندہ شمال کی طرف مشرقی اور مغربی
ملکون پر حملہ ہوگا۔ جو اسوقت پر منحصر ہے جیسے خدا نے جس نے وحشیون کے حملوں سے رومی
قوم کو دوبارہ پیدا کر دیا تھا۔ اس کے لیئے کر رکھا ہے ان آدمیوں کا حملہ جو شمال
کیطرف سے آئینگی دریاے نیل کے سیلاب کیطرح ہوگا۔ جو اپنے وقت پر مصر کی زمین کو
اپنے سیلاب سے سرسبز و شاداب کرنے کے لیئے آتا ہے۔ مین نے روس کو ندے پایا تھا مگر اس
کو دریائے بنا چلا ہون۔ میرے جانشین اسے وسیع سمندر بنائینگے۔ جو یورپ کے
کمزور زمینون کے سیرابی کریگا۔ اور جو کمزور ہاتھ انکو روکنے کیلیئے بند باندھینگے
یا پانی ان کی بندون کو توڑ دیگا۔ بشرطیکہ ہمارے جانشین کو اتنا معلوم ہو کہ
وہ اسکا راستہ کیسے بنا دین۔ یہی سبب ہے کہ مین ان کو مندرجہ ذیل نصیحت کرتا
ہون۔ مین ان ملکون کو ان کی احتیاط اور خبرداری پر ایسے چھوڑتا ہوں جیسے موسیٰ
نے شریعت کی تختیوں کو یہودی قوم کے لیے چھوڑتا رہتا ہ

اوّل۔ روسی قوم کو ہمیشہ دائمی جنگ کی حالت مین رکھو تاکہ سپاہی ہمیشہ
مسلح رہین۔ اور جب وقت آوے تو جنگ کیلیئے مستعد ہون۔ سوائے اسوقت کے جبکہ
ملک کی مالی حالت اس کی اجازت نہ دیوے۔ فوجوں کو آمادہ رکھو اور حملہ کیلیئے بہترین
وقت سوچتے رہو۔ اس طور سے صلح کے وقت لڑائی کیلیئے تیار اور آمادہ ہوگی۔ یہ بات
روس کے آیندہ عظمت کے فائدے کیلیئے مین کہتا ہون۔

دوم۔ ہر ایک ممکن طرز سے یورپ کے قرب و جوار کے ملکون سے لڑائی کے
وقت ملکی افسرون کو صلح کے وقت مین بڑے بڑے عہدے اور فضلا رکھو۔ آخر
ہاور اسواسطے روسی قوم کو وہ فوائد پہنچاؤ جو اور ملکوں کو حاصل ہین۔ اور اُن کی
بڑی خاطر اور مدارت کرو۔

سوم۔ جب موقعہ ملے یورپ کے معاملات اور جنگ و جدل مین شریک رہو
سب سے بڑھکر جرمنی کے معاملات مین چونکہ یہ ملک ہمارے بہت قریب ہے۔ اسلئے

ہمین اس سے واسطہ بھی زیادہ ہے ؎ +

چہارم - پولینڈ میں خانہ جنگی پیدا کر کے اُسے بانٹ لو - اور شرفا کو رشوت دیکر اپنی طرف کر لو - مجلس وزرا میں پھوٹ ڈالو تاکہ بادشاہوں کے انتخاب میں تمہیں اختیار ملے طرفداروں کو عہدے دو - اور ان کی حفاظت کرو ؎ +

اپنی فوج کو وہاں سفر کرنے کیلئے لاؤ - یہانتک کہ دائمی طور پر اُن کا وہاں قیام ہو جاوے اگر ہمسایہ قومین مشکلات پیش کرین - تو کچھ عرصہ کے لئے ملک کو بانٹ کر اُن کو پرچالو - یہانتک کہ وہ وقت آجاوے - کہ جو کچھ تم نے دیا ہے واپس لیلو +

پنجم - جسقدر سویڈن کا ملک تم سے لیا جا سکے اُسے لیلو - اور اسبات پر آمادہ کرو کہ وہ تم پر حملہ کرے تاکہ اُسے مطیع کرنے کے لیے تمہین بہانہ ہاتھ آجاوے اسبات کی تکمیل کیلئے ڈنمارک کو سویڈن سے جدا کرو - اور سویڈن کو ڈنمارک سے جدا کرو - اور انکی رقابت کی آگ مین ہوشیاری سے تیل ڈالتے رہو +

ششم - ہمیشہ روسی شہزادیوں اور جرمنی کے شہزادیوں کو شادی کے لئے منتخب کرو - تاکہ خاندانی رشتون مین ترقی ہو - اور جانبین کے فواید ایک دوسرے سے وابستہ ہو جائین - اور جرمنی مین اپنے اصولون کی توسیع کرکے اپنی جانب اُسے کرو

ہفتم - چونکہ انگلستان کو اپنی بحری طاقت کے لئے ہماری ضرورت ہے - اور چونکہ صرف وہی ایک طاقت ہے - جو ہماری ترقی مین امداد دیسکتی ہے - اسلئے بجائے کسی اور کام کے اُس سے تجارتی تعلق پیدا کرو +

لے بلہرن ایک بڑا اعلےٰ درجے کا روسی مصنف کہتا ہے - چوری کرنا اور جھوٹ بولنا ہماری زبان کے دو معاون فعل ہین" - واقعی پیٹر اول نے اُنکا اپنی وصیت مین خوب استعمال کیا ہے اور جابجا یہ فعل بیجا طور سے لایا ہے +

وسعت دینا - ترقی دینا - تقسیم کرنا - بانٹنا - حکومت کرنا - مطیع بنانا - خراب کرنا وغیرہ وغیرہ +

؎ سٹنیس لاس پانی اٹوسکی کتھراین دوم کا عاشق اور پولینڈ کا آخری بادشاہ شہزادہ آگسٹس اور شہزادہ زار ٹورسکی کے اختیار سے منتخب ہوا اُسکے والدین طرفدار بیان کیے گئے تھے +

ہشتم - روسی مقبوضات کو شمالی طرف بحیرہ بالٹک کے ساتھ ساتھ اور جنوب کی
طرف بحیرہ اسود کے ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ توسیع دو +

نہم - جہان تک ممکن ہو قسطنطنیہ اور اس کے حدود کے قریب پہنچتے جاؤ
جو وہان حکومت کریگا - وہی دنیا کا حقیقی شہنشاہ ہوگا - اسلئے ہمیشہ جنگ مین
مشغول رہو کبھی ترکی سے اور کبھی ایران سے بحیرہ اسود پر مورچے بناؤ اور رفتہ
رفتہ اس پر بالکل قبضہ کرلو - اور بحیرہ بالٹک کو بھی مت چھوڑو +

اس تجویز کی تکمیل کے لئے یہ بات ازبس ضروری ہے - فارس کے زوال مین کوئی
دقیقہ اٹھا نہ رکھو اور خلیج فارس تک جا پہنچو - اور اگر ممکن ہو تو ایشیاے کوچک
مین سے لیوانٹ کی قدیم تجارت کو پھر قائم کرو +

اور جزائر انڈیا کی راہ لو - وہ جگہ دنیا کے سوداگری کے بڑے بھاری منڈی ہے
جب تم ایک دفعہ وہان پہنچ جاؤگے - تو پھر انگلستان سے تمہین روپیہ قرض لینے
کی کوئی ضرورت نہین رہے گی +

دہم - آسٹریا کے ساتھ دوستی پیدا کرنے کی جستجو کرو - اور اس پر ظاہر کرتے رہو اور ظاہرا
جرمنی پر اس کی حکمرانی کے خیالات مین ہان مین ہان ملاتے جاؤ - ساتھ ہی اس کے
ہمسایہ صوبون کے حسد کو اس کے برخلاف اشتعال دیتے جاؤ - اس بات کے لئے کوشش
کرو کہ کوئی نہ کوئی قوم تم سے اعانت کی طلبگار رہے - چنانچہ اس ملک کی حفاظت
کے بہانے سے آخر تم اسپر حکمران ہو جاؤ +

یازدہم - ترکون کو یورپ سے جلاوطن کرنے کے لئے ہوس آف آسٹریا مین
دلچسپی پیدا کرو - جب قسطنطنیہ فتح ہو جاوے - تو اسے غنیمت مین دھوکھا دو -
یا تو اس کے ساتھ یورپ کی اور ریاستون کو لڑنے کے لئے تحریک کرو -
یا اسے کچھ یونہی سا حصہ دیدو - جسے بعد ازان تم واپس لے سکو - تمام متفق یونانی
اور بیرون کو بھی جو غیر متفق اور کلیسا سے بباعث اختلاف راے علیحدہ رہے
ہین - اور ہنگری ترکی - یا پولنڈ کے جنوب مین پراگندہ ہین - اپنے ہان اکٹھا کرکے
ان سے محبت کرو - اپنے تئین ان کا مرکز اور ماوا اور ملجائے بناؤ - اور
شہنشاہت یا کہانت کی طرز حکومت ڈالکر عام طور سے سب پر حکومت کا

سکتا ہے جیسا کہ سالونیکا کی یونانی حبن کو تم نے اپنے دشمنوں کے درمیان آگندہ کیا ہو گا۔ تمہارے بہت دوست بن جائینگے ॥

سیزدہم۔ جب سویڈن میں نفاق پیدا ہو جاوے قسطنطنیہ فتح ہو جاوے اور پولینڈ کی طاقت ٹوٹ جاوے۔ ہماری فوجیں پر مشرق ہو جائیں بحیرہ اسود اور بحیرہ بالٹک پر ہمارے جہاز نگہبانی کرنے لگ جائیں تو تم کو نہایت عقلمندی اور دانائی سے فرانس اور آسٹریا سے یہ تجویز کرنی چاہیئے پہلی عدالت ورسیلز سے اور پھر وائنا کی عدالت سے کہ اُن کے ساتھ دنیا کی سلطنت کو بانٹ لو ॥

اگر ان میں سے ایک تمہاری تجویز کو منظور کر لیوے۔ اور اس کے برخلاف ممکن نہ ہو۔ اور تم اُن کی خوشامد بھی کر چکو۔ تو پھر اُن میں سے ایک کو تباہ کرنے کی فکر کرو۔ اس کے بعد دوسرے کے ساتھ بھی خوب جنگ و جدل کر کے اُس کو بھی تباہ کرو جس کے واقع ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ روس کے قبضہ میں اُس وقت بیشتر مشرق اور یورپ کا بہت سا حصہ آ چکا ہو گا ॥

چہاردہم۔ اگر دونوں روس کی تجویز سے انکار کریں جو بات کہ غالباً نہیں ہو سکتی ہے تو تم اُن کے لیے لڑائی برانگیختہ کرنے کے لیے کوشش کرو اور اُن کو آپس میں لڑا کر کمزور بناؤ اور آخر اس سے خود فائدہ اٹھانے کے لیے جرمنی پر اپنی کل کی کل افواج کو لے آؤ۔ اس اثنا میں دو بڑے بڑے بیڑہ جہازات کو تیار کرو۔ ایک بحیرہ ایزاف پر اور دوسرا بندرگاہ ارکینجل پر۔ اُن جہازوں پر ایشیا کے سپاہی مسلح ہوں اور بحیرہ اسود اور بحیرہ بالٹک کے مسلح جہازوں کے زیر کام کریں۔ بحیرہ روم اور بحیرہ بالٹک کی طرف سے بڑھ کر ایک طرف سے تو وہ فرانس پر حملہ کریں اور دوسری طرف تو جرمنی پر اس سے پہلے حملہ ہو چکا ہو گا۔ جب یہ ملک مفتوح ہو جائینگے۔ تو باقی یورپ آپ سے قبضے میں آ جائیگا اور ایک لڑائی بھی نہ لڑنی پڑیگی ॥

پانزدہم۔ اس طور سے یورپ مفتوح ہو سکتا ہے۔ اور اُسے مفتوح کرنا چاہیے

پیٹر اول

روس کا اور اسکے ماتحت علاقوں کا خود مختار شہنشاہ